احمدی جماعت توجہ کرے

ارشادِ امیر فرمایا۔ میری طرف مختلف علاقوں سے خط آرہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے طاعون بڑی سُرعت و شدت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اس لئے تم (۱) بہت استغفار کرو۔ بہت استغفار کرو (۲) گھروں میں دُعا کرنے کی عادت ڈالو اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی دُعا و استغفار کی تاکید کرو (۳) حسب استطاعت مالی خیرات کرو (۴) باطنی صفائی کے ساتھ ظاہری صفائی کی طرف کامل توجہ کرو۔ مکانوں کو اور گھروں کے اسباب کو بہت صاف رکھو (۵) چوہوں کے دفعیہ کی تدابیر میں عمل میں لاؤ۔ غالباً اسی کی راہ سے یہ مرض پھیلتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ بڑا فاسق ہے

دُعا مدد برادرم شیخ نور احمد صاحب وکیل کا لڑکا بیمار ہے وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ عزیز کے واسطے درد دل کے ساتھ دُعا کی جاوے۔

درخواست دُعا ہمارے مکرم دوست حکیم فضل دین ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے صحت کُلی عطا فرماوے۔ آمین

مبارک ہمارے عزیز دوست بابو اکبر علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے حضرت خلیفة المسیح نے نام محمد اکبر تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ اور نیکی سے عمر دراز کرے آمین

فروخت مکان ہمارے ایک دوست نے قادیان ایک مکان بنایا تھا جس کی قیمت زمین مطابق نرخ موجودہ معہ لاگت بالائی وہ ایک ہزار روپیہ کے قریب بتلاتے ہیں اور اب بہ سبب بعض وجوہات فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت دفتر بدر ہو۔

سلامت اسلام شکر نہ کلاں کے معزز نمبر سردار سمند سنگھ صاحب نے مجھے اپنی کاپیاں دکھائی ہیں جس پر اوخصوں نے دور دور کے ملکوں میں اپنی تبلیغ کا حق ہو نچانے کی شہادت حاصل کی ہے۔ ضلع ہوشیار پور کے مختلف مقامات۔ جموں ضلع فیروز پور وغیرہ شہروں میں وہ پہونچے ہیں۔ یا اللہ یا رحمان یا غفور اکثر لوگوں کو پڑھاتے ہیں اور خود پڑھتے ہیں اور پڑھنے والوں نے ان کلمات متبرکہ سے فائدہ اُٹھانے کی تحریری شہادت دی ہے ان کے ایک ساتھی نے جنھوں نے اپنا دستخط سلامت اسلام شکر کے الفاظ میں کیا ہے۔ لکھا ہے کہ انجیل قرآن سب کی عزت چاہئیے یہ صاحب مسلمانوں کے ساتھ برابر کھاتے ہیں۔ مگر آریوں کو کہتے ہیں کہ وہ تو چوہڑوں کے ساتھ بھی کھاتے ہیں۔ پھر ہم کو کیوں بُرا کہتے ہیں انہوں نے اپنے مفصل حال پر ایک اشتہار لکھا ہے جو عنقریب شائع ہوگا۔

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہٗ مندرجہ ذیل اطلاع اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

سب خریداران اخبار کو اطلاع دیجاتی ہے جن کی قیمت رسالہ ریویو آف ریلیجنز وصول نہیں ہوئی ان کی خدمت میں اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کا رسالہ میگزین بذریعہ وی پی روانہ ہوگا۔ جو صاحب جلسہ پر قیمت ادا کرنا چاہیں وہ معہ اپنے نمبر خریداری کے دفتر محاسب میں اطلاع دیں ورنہ باقی سب کے نام رسالہ مذکور وی پی ارسال ہوگا۔ احباب وی پی کی وصولی کے لئے تیار رہیں۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

ٹی پارٹی انجمن تشحیذ الاذہان نے گذشتہ جمعہ کی صبح کو اُن طلباء کی خاطر جو کہ امتحان انٹرنس پر جانے والے ہیں مدرسہ کے طلباء اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت کو مدرسہ کے ایک ہال میں بڑے اہتمام کے ساتھ ایک ٹی پارٹی دی۔ جس کے صدر جلسہ مولوی صدرالدین صاحب صدر مدرس تعلیم الاسلام ہوئے اور حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب اور اُن کے بعد صدر جلسہ کے حکم کی اطاعت میں عاجز راقم نے اور اخیر میں خود صدر صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ جن میں طلباء کو قادیان کے مدرسہ کی خصوصیت دینی کی طرف توجہ دلائی گئی اور انہیں آیندہ یہاں کے تعلقات کو جاری رکھنے کے واسطے تاکید کی گئی۔ انجمن تشحیذ الاذہان کا شکریہ طلباء کی طرف سے انٹرنس کے ایک طالب علم ملک عبدالرحمان صاحب آف گورالی نے بڑی فصاحت اور طلاقت لسانی سے ادا کیا اور امید واثق سے ظاہر کیا کہ اس مدرسہ کے طلباء کا تعلق آیندہ قائم رکھیں گے اور بالخصوص گورنمنٹ کی خیر خواہی کا جو سبق انہوں نے اس مدرسہ میں سیکھا اس پر ایسے کاربند رہیں گے کہ بیرونی سڈیشن کی زہریلی ہوا اُن پر اثر نہ کر سکے گی۔

موضع مد برادر محمد یعقوب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ موضع مد میں بیماری طاعون ترقی پر ہے احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہاں کی عورتیں طاعون کو گالیاں دیتی ہیں کہ انہوں نے غیر احمدی ملاں بکوائے اور مرزا صاحب کے حق میں بہت گوئی کی اس واسطے بیماری پھیلی۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا۔

(کتبہ محمد حسین لقمہ)

الانذار

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے

حضرت خلیفۃ المسیح کا تاکیدی فرمان جس میں اور دوسرے وقتوں

ان ایام میں اللہ تعالیٰ کے قہری نشانات کس زور سے ظاہر ہو کر مخلوق کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور اپنے اعمال کو سنوارنے کے لئے بار بار بیدار کر رہے ہیں ۔ ایران ۔ یونان ۔ وسط ایشیاء ۔ اٹلی ۔ سسلی اور امریکہ کے پے در پے زلازل ۔ حیدر آباد اور پیرس کے تباہ کن سیلاب متفرق مقامات کے طوفان اور جہازوں کی غرقابیاں کس قدر عبرت گاہوں کا نقشہ انسانوں کے سامنے پیش کر رہی ہیں غیر قومیں ان باتوں کو سمجھیں یا نہ سمجھیں ۔ پر مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن واقعات کو آیات اور نشانات کے نام سے پکارتی ہے ۔ یہ مت خیال کرو ۔ کہ یہ معمولی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرعون کے متعلق فرمایا ہے فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم اٰیٰتٍ مفصلٰتٍ فاستکبروا وکانوا قوماً مجرمین

پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا ۔ اور ٹڈیاں اور چچڑیاں اور مینڈک اور لہو ۔ یہ سب نشانات جدا جدا آئے ۔ پس انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی ۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عذاب اسواسطے آتا ہے کہ لوگ تضرع اختیار کریں ۔ طاعون پچھلے سالوں میں کچھ کم تھی ۔ مگر اب پھر اس کا زور ہوتا جاتا ہے ۔ چاہئے کہ لوگ ان باتوں کو سمجھیں ۔ تکبر اور شیخی سے باز آجاویں ۔ نیکی کی طرف قدم بڑھاویں ۔ اور خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کو بخشوائیں اور خدا کے مقدس بندوں کے حق میں بے باکی سے مونہہ نہ کھولیں ۔ یہ ایک نصیحت ہے ۔ جو سننے والوں کو سنائی جاتی ہے ۔ چاہیئے کہ اخبار پڑھنے والے حتی الوسع آگے دوسروں کو پہونچا دیں والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔

بستر ساتھ لاؤ

مہتمم صاحب لنگر خانہ فرماتے ہیں کہ یہاں مہمان خانہ میں بستروں کا انتظام نہیں کیا جاتا ۔ سب مہمان اپنے اپنے بستر ساتھ لایا کریں ۔ یہ تاکیدی حکم ہے ۔

جلسہ پر تشریف لانیوالے احباب کی خدمت میں عرض

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کی زندگی کے ایام میں بھی اخویم چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹی نے ایک تحریک کی تھی ۔ کہ ہمارے احباب جو جلسہ سالانہ پر قادیان جاویں ۔ کم از کم ایک روپیہ فی کس بطور نذرانہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پیش کریں ۔ چنانچہ اس پر انہوں نے اپنے ضلع کے دوستوں سے عملدرآمد کرایا اور اس طرح لنگر خانہ کو ایک معقول مدد ملی ۔ گذشتہ سال بھی اس کے متعلق اخبارات میں تحریک کی گئی تھی اور اب بھی چودہری صاحب موصوف یاددہانی کراتے ہیں کہ دوست اس ایک روپے فنڈ کو یاد رکھیں اور اسی نیت سے ایک روپیہ گھر سے لیکر چلیں ۔ سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب کو وہ بالخصوص اس امر کی طرف متوجہ کرتے ہیں ۔ امید ہے کہ دوسرے دوست بھی اس نیک تحریک کی تقلید سے فائدہ اٹھاویں گے ۔

راجپوت احمدیان

چودھری صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہیں کہ راجپوتوں کے ارتداد کے انسداد کے واسطے انتظام سوچنے کے لئے قادیان میں احمدی برادران راجپوت کا ایک خاص جلسہ منعقد کیا جاوے جو رات کے وقت ہو ۔ چونکہ جلسہ پر دارالامان میں ہر طرف کے احمدی راجپوت جمع ہوں گے ۔ اس واسطے یہ جلسہ بآسانی منعقد کیا جا سکیگا ۔

ایک اور ٹی پارٹی

فورتھ ہائی کلاس کے طلبا نے بھی ففتھ ہائی کلاس کے طلبا کو ٹی پارٹی دی ۔ جس میں خان صاحب اکبر شاہ خان استاد اور عبدالغفور بیگ و علی محمد گلاب طالبعلم نے اپنی اپنی نظمیں پڑہیں ۔ اخیر میں عبدالعزیز سیالکوٹی طالب علم فورتھ ہائی نے علیحدہ بھی اپنے ہمجماعتوں کو ٹی پارٹی دے کر اپنی دوہری محبت و حسنِ اخلاق کا ثبوت دیا ایسے امور کا ذکر صرف یہ دکہانے کے لئے کیا جاتا ہے ۔ کہ یہاں کے طلباء کے تعلقات آپس میں کیسے صاف اور برادرانہ رہتے ہیں ۔

تصحیح ۔ ۴ر دسمبر ۱۹۰۹ء کی رسید رقم میں للعہ ایس نصیر احمد کی وصولی لکھی گئی ہے وہ قیمت ۲۱۹۳ عبدالعزیز صاحب لیڈ مرچنٹ کی ہے ۔

خطبہ جمعہ

(مورخہ ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء)

فرمایا ۔ التحیات للہ والصلوٰت والطیبات .... ہر دو رکعت کے بعد پڑھا جاتا ہے ۔ جس قدر کوئی احسان کرے اسی قدر اس سے محبت بڑھتی ہے اور ایثار پیدا ہوتا ہے ۔ نبی کریم نے فرمایا جبلت القلوب علی حب من احسن الیہا ۔ اسنے ہم پر کیا کیا احسان کئے ہیں ۔ معدوم سے وجود دیا ۔ پھر وجود بھی انسانی دیا ۔ پھر مسلمان پیدا کیا اور مسلمانوں میں بھی اس مذہب پر چلایا جو کسی صحابی کو برا نہیں کہتا ۔ میں تاریخ کی بڑی بڑی کتابیں پڑھی ہیں ۔ تشیید المطاعن بھی ۔ مگر ان کے مطالعہ کے بعد بھی میرے دل میں صحابہ کی محبت کے سوا کچھ نہیں ۔ پھر ہم مسلمانوں کے اس فرقے سے ہیں جو اہل بیت سے سچی محبت رکھتے ہیں ۔ پھر اس نے مجھ پر تو یہ غریب نوازی بھی کی کہ میں وہ گروہ جو اہل اللہ ۔ صوفیاء اور اولیاء کا ہے ان کے اقوال کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ۔ سہروردی ۔ چشتی ۔ قادری نقشبندی حضرت خواجہ عثمان ۔ خواجہ معین الدین ۔ حضرت فرید الدین شکر گنج ۔ حضرت نظام الدین اولیا حضرت چراغ دہلوی حضرت بہاؤ الدین زکریا حضرت نقشبند خواجہ باقی باللہ حضرت مجدد سرہندی ۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی ۔ حضرت ابوالحسن شاذلی حضرت احمد رفاعی یہ تمام گروہ ہی مجھے محبوب نظر آتا ہے ۔ پھر اس مولیٰ نے یہ احسان کیا کہ مجھے کسی کا محتاج نہیں کیا اور ہر ضرورت کے موقعہ پر میری دستگیری کی ایک دفعہ ایک امیر کے لئے میں نے عظیم الشان تحفہ تیار کیا اور اس کے پیش کیا ۔ مگر اس نے میری روٹی بھی نہ پوچھی ایک ہتھیار میں نے ایک امیر کے پیش کیا دیکھ دیکھ کر کہنے لگا پسندیدہ ہے آپ ہی رکھئے پس کیا ہی محسن ہے میرا مولیٰ جو بلا مانگے مجھ پر اتنے احسان کرتا ہے التحیات للہ کے یہ معنے ہیں کہ زبان سے اگر ہم تعریف کریں مدح کریں ثنا کریں غرض تمام شکر گزاریاں جو زبان کے ذریعہ سے ادا ہو سکتی ہیں وہ خدا ہی کے لئے ہیں اور اسی کے لئے ہونی چاہئیں ۔ اسی طرح بدن کے ذریعہ کوئی شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور جو عبادت بدن ادا کرتا ہے مثل سجدہ ۔ حج ۔ روزہ نماز تو وہ بھی اللہ ہی کے لئے ہے ۔ اسی طرح کل مالی عبادتیں بھی اسی اللہ کے لئے ہیں رزق ہماری ضرورت سے پہلے پیدا ہوتا ہے ہم ابھی ماں کے پیٹ سے باہر نہ آئے تھے کہ چھاتیوں میں دودھ آیا جو نمک ہم آج سالن میں کھاتے ہیں وہ مدت ہوئی کہ کان سے نکل چکا پھر وہاں سے بڑے شہر میں پہونچا پھر اس گاؤں کی دکانوں میں آیا پھر ہمارے حصہ کا الگ ہو کر گھر آیا پھر ہانڈی میں سب کے لئے تھا تو لقمہ کے ساتھ لگ کر میرے منہ میں آیا اسی طرح کپڑے کا حال ہے غرض کیا کیا احسان ہیں اس مولیٰ کے پس مالی شکریہ بھی اسی کے لئے ہونا چاہئے یہ غلط ہے کہ خدا نے کسی کو مال دینے میں بخل کیا بلکہ اسنے تو فرما دیا ہے واٰتاکم من کل ما سألتموہ ۔ پھر اس کے غلط استعمال یا اپنی شامت اعمال نے لاتؤتوا السفہاء اموالکم کی ماتحت کسی کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

کھلی چٹھی

(جو بصورت اشتہار چھاپ کر جماعت احمدیہ فیروزپور نے تقسیم کی)

بنام مولوی محمد عظیم صاحب حنفی نقشبندی خوشنویس لاہوری

چند روز ہوئے ہین کہ ایک مطبوعہ اشتہار چند باشندگان زیرہ کے نام سے "بعنوان زیرہ مین مرزائیون کا فرار" شہر فیروزپور مین آپ کی وساطت سے شائع کیا گیا اس قسم کی اشتہار بازی کوئی مستحسن شغل نہین اس لئے بحکم اِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا - ہم نے اس اشتہار کو قابل تردید نہ سمجھا تھا - مگر چونکہ ایک تو ہماری سکوت سے آپ کے دوستون مین غلط بیانی کی جرأت بڑہتی جاتی ہے اور دوم ممکن ہے کہ ناواقفانِ اصل حقیقت آپکے اشتہارون کو صحیح مان لیتے ہون اِس لئے مین مجبور ہُوا ہون - کہ زیرہ کے اصل حقیقت کو ظاہر کرون -

زمانہ جانتا ہے کہ احمدی واعظین اپنی تقریرون مین کس قدر تہذیب اور شائستگی سے کام لیتے ہین اس امر کا ثبوت کہ انھون نے زیرہ مین بہی اپنے اس معمول کو نہ چھوڑا تھا - اس بات سے ملتا ہے - کہ زیرہ مین جو لکچر احمدیون کی طرف سے گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر ہوئے ان سے وہان کے مسلمانون مین کوئی تحریک ان کی تردید یا مخالفت کی پیدا نہ ہوئی تھی - چنانچہ اب بھی صرف آپ ودانہ کی کشش آپ کو وہان لے گئی تھی - ورنہ زیرہ والون نے آپکو مدعو نہ کیا تھا -

اب احمدی لکچرون کے تین ماہ بعد جو آپ زیرہ مین پہونچے - تو آپنے اپنے وعظون مین جماعت احمدیہ کو پکار پکار کر مقابلہ مین نکلنے کے لئے بُلانا شروع کیا - آپ کی شیرین کلامی تو معلوم ہی ہے زیرہ کی جماعت احمدیہ نے آپ کی زبان درازیون سے تنگ آکر اپنے علمار کو لاہور سے بُلوایا تاکہ حق وباطل کا مقابلہ کروا دیا جاوے - چنانچہ احمدی علمار کے امیر حضرت مولوی غلام رسُول صاحب صوفی نے ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کو زیرہ پہونچتے ہی آپ کو ایک خط عربی زبان مین اس مضمون کا لکھا کہ آپ کی دعوت پر مین یہان آگیا ہون اب آپ جس طریق سے یعنی تحریری و تقریری اور جس زبان مین مباحثہ کرنا چاہین کر لین یہ رقعہ اُسی روز آپ کو ایک مجمع عام مین بموجودگی جناب تحصیلدار صاحب زیرہ دیا گیا - معلوم نہین کہ آپسے یہ عربی خط پڑہا گیا یا نہ یا اس کا جواب عربی مین لکھا نہ جاسکا - ہمین اس سے بحث نہین - ہم کو تو شکایت ہے تو یہ - کہ اُس خط کا تحریری جواب کوئی آپ کی طرف سے آج تک جماعت احمدیہ زیرہ کو نہین ملا - البتہ زبانی پیغام بعض شخص ضرور لاتے رہے - مگر ان کو جماعت احمدیہ نے قابل توجہ نہ سمجھا کیونکہ ہماری تحریری چٹھی کا تحریری جواب آنا چاہیئے تھا - آخر اس خیال سے کہ آپ کے لئے کوئی حجت باقی نہ رہے ۲۶ر جنوری کو آپکے قاصدون کے مشورہ سے ایک تحریری مسودہ شرائط کا آپ کی خدمت مین بھیجا گیا کیونکہ ہماری جماعت بغیر حفظ امن کے خاطر خواہ انتظام کے اور بغیر فیصلہ شرائط کے آپکے ساتھ مناظرہ نہ کر سکتی تھی یہ مسودہ بھی آپکو ایک جلسۂ عام مین دیا گیا مگر اس کا بھی سوائے زبانی انکار کے ہمین اور کوئی جواب نہ ملا - آخر ۲۸ر جنوری کی رات کو دو ممتاز احمدی یعنے ڈاکٹر احمد حسن صاحب لائلپوری اور مولوی احمد الدین صاحب شاہدرہوی ایک اور عربی چٹھی لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے جسمین مکرر استدعا تھی - کہ چونکہ فریقین کے علمار ایک جگہ جمع ہین اس لئے کسی نہ کسی طرح مقابلہ ہو جاوے آپ نے اس چٹھی کو پڑہنے اور جواب دینے سے بھی انکار کیا اور دوسرے روز علی الصبح یعنے جمعہ کے روز آپ زیرہ سے چل دیئے - علمائے احمدی بھی یہ دیکھ کر کہ آپ فی الحقیقت مباحثہ سے پہلو تہی کرتے ہین آپسے ایک روز بعد - یعنے ۲۹ر جنوری کو اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوئے حالات مندرجہ جو میرے علم اور یقین کے مطابق بالکل صحیح ہین منصف مزاج لوگ سمجھ لین گے - کہ زیرہ مین فرار کس فریق کی طرف سے ہُوا -

اس سے پیشتر آپکے نادان دوستون نے آپ کی فیروزپور کی کارگذاریون کے متعلق بھی ایک آرٹیکل اخبار اہلفقہ مورخہ ۲ر جولائی سنہ ۱۹۰۹ء مین چھپوایا تھا جس مین لکھا ہُوا تھا کہ آپکے وعظون سے متاثر ہو کر یہان بہت سے احمدیون نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت چھوڑدی اور صرف چند بے علم اور جاہل آدمی احمدی رہ گئے ہین نیز یہ کہ آپنے احمدیون کے گھرون مین جا جا کر ان کو لاجواب کیا اور احمدی لوگ اب فیروزپور مین مارے شرم کے منہ نہین دکہاتے اور یہ کہ آپکے اثر سے مسلمانان فیروزپور مین تجارت کا شوق جاگ اُٹھا ہے اُن مین قومی ہمدردی کا خیال پیدا ہوگیا ہے - مسلمانون کی نئی دوکانین کھل گئی ہین اور کھلتی جاتی ہین اور موجودہ دکانون پر بڑی بھیڑ بھاڑ رہتی ہے - نعوذ باللہ من ذالک - مولانا جو لوگ اس قسم کا صریح اور بے بُنیاد جھوٹ بول سکتے ہون وہ جو کچھ کہہ گذرین ان کے لئے مباح اور جائز ہے ورنہ آپ خوب جانتے تھے کہ یہ تمام مضمون سرتاپا غلط تھا نہ یہان کوئی احمدی آپکے وعظون سے مُرتد ہُوا نہ کسی احمدی کو آپنے لاجواب کیا اور نہ کوئی قابل ذکر تجارتی ترقی مسلمان فیروزپور مین ظاہر ہوئی - برعکس تنزل کے جماعت احمدیہ فیروزپور ماشاراللہ روز افزون ترقی پر ہے اس کا ہر ایک فرد اپنے اپنے طور پر اپنے فرض تبلیغ کو ادا کر رہا ہے اور یہ تبلیغ اپنا ثمر لارہی ہے - مگر آپ اور آپکے فریق کو حق اور راستی سے کیا سروکار ہے آپکا مقصد تو اسی قدر تھا کہ اخباری دُنیا مین آپکا نام بھی مُکذبین حضرت مرزا صاحب مین شمار ہونے لگ جائے کیونکہ یہ فراخی رزق کا ایک مجرّب نسخہ ہے مین آپکو متنبہ کرتا ہون کہ یہ سودا درحقیقت خسارہ ہے گو بظاہر مفید نظر آتا ہے -

والسّلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر - فرزند علی عفی اللہ عنہ ہیڈ کلارک قلعہ میگزین سکرٹری (انجمن احمدیہ فیروزپور)

ضروریات قادیان

بابو محمد اسمٰعیل صاحب تحریر فرماتے ہین -

مخدوم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بسلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین مضمون مندرجہ عنوان پر کچھہ عرض کرنا چاہتا ہون اگر مناسب خیال فرمادین تو اس کو اخبار مین چھاپ دین مہاجرین کی تکالیف کا حال پڑھ کر دل کو واقعی بہت رنج ہوتا ہے خداوند تعالیٰ مسبب الاسباب ہے ممکن ہے کوئی ایسے اسباب پیدا کردے جن سے یہ مشکلات رفع ہو جائین - خدایا تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین -

(۱) آٹے کی بابت تو یہ عرض ہے کہ کوئی صاحب استطاعت احمدی جن کی الحمد للہ اس سلسلہ عالیہ مین کمی نہین - کم طاقت والا آٹیل انجن دارالامان مین قائم کرین - اسی طرح انشاراللہ تعالیٰ یہ تکلیف رفع ہو سکتی ہے - علاوہ ثواب اُخروی کے مالک مشین کو انشاراللہ تعالیٰ کافی فائدہ بھی ہو سکتا ہے یہ ترکیب تو سریع العمل ہے لیکن اگر کوئی صاحب فرداً فرداً اس کام کو نہ کرنا چاہین تو پہر یون سہی کہ مشین وغیرہ کے خرچ کا اندازہ لگا کر اس روپیہ کو مساوی حصون پر تقسیم کر دین - قیمت فی حصہ پچیس روپیہ ہو اور بذریعہ اخبار اعلان کر دین - خدا نے چاہا تو یہ تجویز بھی کامیاب ہو سکتی ہے گو نسبتاً دیر طلب ہے - مشین کے چلانے مین غالباً زیادہ تردد نہین کرنا پڑیگا مہاجرین مین سے کوئی بزرگ اس کام کو کر سکتے ہین - چار حصے آخری صورت مین بندہ خریدنے کو طیار ہے جن کا نصف روپیہ پیشگی اعلان شائع ہونے پر روانہ کر دونگا - انشاراللہ تعالیٰ (میرے خیال مین یہان آٹے کا اتنا خرچ نہین کہ مشین چل سکے ایڈیٹر)

(۲) گھی کا بندوبست یون ہو سکتا ہے کہ جو احمدی سٹیشن ماسٹر یا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر یا سگنیلر لائن پر تعینات ہین اور جن کے متصلہ علاقون مین عمدہ گھی دستیاب ہو سکتا ہے یہ خدمت اپنے ذمہ اُٹھاوین اگر گھی کا خرچ زیادہ ہے تو بحصہ رسدی یا باری باری مُہیا کرتے رہین اس صورت مین ان کو بصورت اطمینان روپیہ پیشگی دارالامان سے ملنا چاہیئے - گوشت والی وہی رائے ٹھیک ہے جو جنابنے تحریر فرمائی ہے ایندھن کا انتظام بھی توکل ہی ہونا چاہیئے -

حضرت امام صادق میں ایک خط کا جواب

برادر مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ کا خط اتفاقاً میری نظر سے بھی گزرا - میں آپ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق ایک بات پیش کرنی چاہتا ہوں اگر آپ اس پر چند منٹ غور کر سکیں اور پھر مجھے اس کے متعلق اطلاع بخشیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اس بات کا دعوےٰ کیا ہے - کہ مجھ پر وحی آلہی کا نزول ہوتا ہے - تمام دعووں کا اصل الاصول یہی ہے۔

اب یہ دعوےٰ دو حال سے خالی نہیں - یا تو سچا دعویٰ ہے یا جھوٹا سچا ہونے کی صورت میں اس کی تکذیب کیا نتائج رکھتی ہے اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ دعویٰ جھوٹا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دعویٰ جھوٹا کرنے میں آپ کو کیا فائدہ تھا - یہی جواب ہوگا کہ دنیا کمانا - مال و دولت کا ہاتھ آنا - شہرت - دوسری صورت یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) آپ کو جنون ہو۔

اب آپ وفات پا چکے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے معاذ اللہ باوجود مفتری علی اللہ ہونے کے برخلاف لو تقول ولا یفلح الظالمون پوری قبولیت حاصل کی اور یوضع لہ القبول (جو مہدی اور ہر دلی کی آیات صدق میں سے ہے) کے مصداق آپ بنے اور چوبیس پچیس برس پہلے شائع شدہ پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق باوجود مخالفت شدیدہ کے اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھی چنانچہ چار لاکھ کے قریب اپنا جان نثار مخلص مُرید چھوڑا اور اس قدر مال آپ کے حضور میں پیش کیا گیا کہ حساب میں نہیں آیا - اب دیکھنا یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک آپنے وہ مال اشاعت اسلام میں خرچ کر دیا یا آپنے اپنی کوئی جائداد بنائی - قادیان کے رہنے والے شہادت دے سکتے ہیں اور یوں بھی ہر ایک اپنے طور پر تحقیق کر سکتا ہے کہ آپنے کوئی زمین اپنی جائداد بڑھانے کے لئے نہیں خریدی - حتے کہ مکانوں میں بھی اگر کوئی ایزادی فرمائی - تو مہانوں کے لئے بلکہ اپنے رہنے کے مکانوں میں سے کئی مکان مہاجرین کو دے رکھے تھے چنانچہ بعض اب تک ان کے پاس ہیں کوئی شان و شوکت کی چیز مثل گھوڑا - گاڑی وغیرہ نہیں خریدا - درویشانہ زندگی بسر کی جیسی کہ آپ ابتدا میں کرتے تھے - بلکہ مال دنیا سے یہاں تک کنارہ کشی کی کہ اپنی زندگی میں مالی معاملات ایک انجمن کے سپرد کر دئے پھر تین سال اول الوصیت فرمائی اور اس میں (جیسا کہ دنیا داروں سے امید ہو سکتی ہے) کوئی بات اپنی اولاد کے متعلق نہیں لکھی حالانکہ اگر آپ اشارۃً بھی فرما دیتے - کہ میری اولاد کو گدی نشین کیا جاوے - تو اس میں کسی کو موقعہ انکار نہ تھا - مگر آپنے انبیاء علیہم السلام کی طرز پر ایسا مطلق نہیں کیا - مجھے کسی دنیا دار کا پتہ دیجئے جس نے کبھی یہ نمونہ دکھایا ہو کہ ایک خار و ار جنگل کو اپنے کدال سے بڑی محنت کے ساتھ صاف کرے - اس میں بیج بو کر آب اشک سے آبریزی کرے خون جگر سے سینچے - پھر جب کبھی کھیتی اپنا ثمر دینے کے قابل ہو تو وہ کسی اور کو بخش دے۔

یہ ہرگز خیال نہ کیا جاوے کہ اولاد اس قابل نہ تھی اس میں سے صاحبزادہ محمود احمد صاحب ماشاء اللہ بفضل آلہی تحریر میں تقریر میں تقوےٰ میں تبتل الی اللہ میں اپنی نظیر آپ ہیں اور یہ بات کسی خوشامدانہ رنگ میں نہیں کی گئی بلکہ ہر ایک شخص خود امتحان کر کے دیکھ سکتا ہے - شہرت کی خواہش کے متعلق آپ کی زندگی خود فیصلہ دیکتی ہے کہ آپ کس درجہ تک گوشہ نشین اور مخلوق سے کنارہ کش تھے۔

اگر آپ شہرت کے طالب ہوتے تو براہین احمدیہ چھپوا کر جو ہر دلعزیزی آپ کو حاصل ہوئی تھی اس کو قائم رہنے دیتے - مگر آپنے خدا تعالیٰ کو مقدم کیا اور جو کچھ امر ہوا - اُس کے اظہار میں عیسائی - آریہ - سکھ - ہندو - مسلمان سب کو اپنا جانی دشمن بنالیا۔

باقی رہا جنون! سو آپ کی اسی کے قریب تصنیفات کے مطالعہ سے آپ خود ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کر لیں کہ یہ معارف یہ حقائق ایک مجنون بیان کر سکتا ہے اور کیا دیوانہ بھی اپنے اعمال کے نتائج میں یوں کامیاب ہوا کرتا ہے - فی الحال یہی کافی ہے - والسلام۔

محض اللہ تعالیٰ کیلئے گواہی

جملہ برادران اسلام کی خدمت میں اس ناچیز کی التماس یہ ہے - کہ صرف بھائیوں کی بہتری و بہبودی دارین کے لئے اس اپنی سچی گواہی کو جسے میں بوجہ غفلت یا نسیان یا اور کسی مصلحت باریتعالیٰ سے فراموش کر چکا تھا - ظاہر کرتا ہوں - میں اپنی سیاہ کاری اور گناہوں سے نہائت شرمندہ ہوں کہ کیوں اس قدر عرصہ تک میں نے اس شہادت حقہ کو پوشیدہ رکھا - میں اب اپنے پاک پروردگار اور اس برگزیدہ نبی یعنے احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلعم کے بھیجنے والے کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو اصل حقیقت میں نے اپنے کانوں ایک برگزیدہ بزرگ با خدا مجذوب عبد اللہ شاہ صاحب نامی سے مقام گوہٹی ملک آسام میں جس وقت میری عمر غالباً ۲۴-۲۵ سال کی ہوگی سنہ ۱۸۹۰ء میں سُنی تھی اگر اس میں کچھ خلاف یا میری طرف سے کچھ بناوٹ ہو تو اللہ جلشانہ' میرا خاتمہ ایمان پر نہ کرے اور مجھ پر قہر نازل فرماوے اور شفاعت آں احمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز حشر مجھے نصیب نہ ہو۔

وہ سچی شہادت یہ ہے

اے حضرات! میں چند اور لوگوں کے ہمراہ بزمرۂ ملازمت ملک آسام گوہٹی نام ایک جگہ میدان میں خیمہ میں ٹھہرا ہوا تھا - یکا یک خیمہ سے باہر جو نکلا - قریب ہی سامنے ایک پل تھا اس پر میری نظر گئی دیکھتا کیا ہوں کہ اُس پر ایک بزرگ صورت انسان بیٹھے ہوئے ہیں - میں نزدیک چلا گیا دیکھا تو سر و پا برہنہ کپڑے تہ بند بندھا ہُوا کُرتہ ندارد - کاندھے پر ایک رومال ہے - میانہ قد - موٹی چشم عمر پچاس کے قریب لمبے بال جو کاندھے سے نیچے پڑے تھے رسُولی داڑھی گندم گون رنگ کچھ اشعار فارسی و عربی کے پڑھ رہے ہیں اور آنکھ سُرخ ہو رہی ہے میں اُن کے اشعاروں کو اتنا ہی سمجھا کہ مضمون عاشقانہ تھا جب وہ میری طرف متوجہ ہوئے - تب میں نے درخواست کی کہ حضور میرے ہمراہ ڈیرہ پر چلیں - کچھ چار وغیرہ کا شوق ہو - تو میں بنا کر پلاؤں وہ یہ سُن کر مُسکراتے ہوئے میرے ہمراہ بلا کسی عذر و حیلہ کے ڈیرہ تک تشریف لے آئے - میں نے اُن کیواسطے بہت جلد چار بنوائی پی کر خوش ہوئے اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضور کچھ عرصہ اور تکلیف گوارہ فرماویں تو دوپہر کا کھانا کھا کر چلے جاویں - فرمایا کیا کھلاؤ گے - میں نے عرض کیا جو حضور فرماویں کہا مُرغ پکواؤ میں نے مُرغ منگا کر ذبح کرا کر پکوایا - کھانا تیار ہونے تک جو عرصہ گزرا وہ برابر عربی فارسی کے اشعار ہی پڑھتے رہے - میں کچھ عرصہ پا بوسی کرتا رہا - جب کھانا تیار ہو چکا انہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے تناول فرمایا - جب کھانے سے فراغت پا چکے جانے کی اجازت چاہی - میں تعظیماً کھڑا ہو گیا - جاتے وقت فرمانے لگے تم نے معلوم بھی کیا کہ میں کون ہوں - میں نے عرض کیا اللہ کو بہتر معلوم ہے خادم نہیں پہچان سکا - کہنے لگے ہم تم کو خوشخبری سناتے ہیں کہ ہم امام مہدی علیہ السلام کے سپاہی ہیں - ان کی منادی ملکوں میں کرتے پھرتے ہیں اور اب وہ امام برحق جوان ہو گئے ہیں - میں نے متعجب ہو کر دریافت کیا کہ حضور وہ کہاں اور کس ملک میں پیدا ہوئے ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ وہ پنجاب میں پیدا ہوا اور وہیں جوان ہُوا ہے اب میں دو چار ملکوں میں پھرتا ہُوا ملک پنجاب میں مہدی کی قدمبوسی حاصل کروں گا - چونکہ اُس زمانے میں بوجہ شباب چنداں اس باب میں مجھ کو دلچسپی نہ تھی - دوسرے خیالات کسی تقلیدی بُت کے پُجاری تھے زیادہ نام و مقام کے لئے سوال نہ کئے ورنہ وہ بزرگ ہر خلجان کو رفع کر دیتے میں نے یہ ہی عرض کیا کہ خادم تو پنجاب کا رہنے والا ہے - مجھ کو علم نہیں - فرمایا تم کو چند روز میں معلوم ہو جاویگا - اتنا فرما کر چلتے بنے - فقط

علاوہ ازیں ایک خواب سنہ ۱۹۰۱ء میں دیکھا تھا - جس سے

اور بھی حضرت اقدس مرزا صاحبؑ امام برحق کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور اس میں بھی میری کسی قسم کی بناوٹ اور کوئی افترا نہیں وکفیٰ باللہ شہیداً۔ وہ خواب یہ ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مقام دیولالی میں جو بمبئی کے قریب ایک مشہور جگہ ہے۔ رات کو یہ جرا خواب میں ظاہر ہوا کہ دو شخص گریہ منظر جن کے ہاتھوں میں ہتکڑی پڑی ہوئی جن میں مضبوط رسیاں بندھی ہوئی تھیں۔ جن کو دو سپاہی قوی ہیکل رسیاں تھامے ہوئے ان قیدیوں کو لئے جاتے ہیں اور وہ قیدی معلق ہیں۔ زمین پر پیر نہیں رکھتے تھا پر تھمنا گرد پر اُوپر آگے آگے چل رہے ہیں اور سپاہی پیچھے پیچھے ان کو ہانکتے ہوئے تیز رفتاری سے لئے جاتے ہیں۔ اُن کے پیچھے ایک بزرگ باخدا اور ہیں جن کا حُلیہ لکھنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی عینی زیارت نہیں کی۔ البتہ فوٹو حضرت موصوف کا دیکھا ہے۔ بعینہ یہی شبیہ اس پیر مرد کی تھی) جا رہے ہیں۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ ماجرہ کیا ہے۔ تماشائیوں نے یک زبان ہو کر کہا یہ بزرگ مرزا غلام احمدؑ صاحب مسیح موعود ہیں۔ طاعون کو اس جگہ سے ہنکائے لئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد آنکھ کھُل گئی۔ اور وہ تہجد کا وقت تھا۔ شب کے غالباً ۲ بجے ہونگے۔ اب میری یہ خواب وغیرہ کی تکذیب کرنے والے خدا کی قہری تجلی سے بیچے ہیں۔ مجھ پر جو گواہی تھی۔ وہ میں نے ادا کر دی۔

راقم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کا خادم چودہری حاجی کریم بخش ولد چوہڑ خان مرحوم قوم سلہریا ساکن موضع دیولی تحصیل و تھانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ

مضمون مذکورۃ الصدر خاکسار کے سامنے حاجی کریم بخش صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ عبد الرشید احمدی ساکن صدر بازار کیمپ میرٹھ بقلم خود

مضمون مذکورۃ الصدر احقر کے روبرو چودھری حاجی کریم بخش صاحب نے بیان فرمایا۔ محمد حسین احمدی۔ چھاؤنی میرٹھ بقلم خود

مضمون مذکورۃ الصدر عاجز کے سامنے چودہری کریم بخش صاحب رئیس ضلع سیالکوٹ نے بیان فرمایا ہے۔ سید عبد الکریم احمدی صدر بازار میرٹھ بقلم خود

اقرار وفات مسیح و معنی رفع و توفی

از روئے کتب شیعہ اثنا عشریہ

"ہمارے مکرم دوست منشی خادم حسین صاحب خادم بھیروی جو اخبار بدر کے علمی مضامین میں کرتے رہتے ہیں وہ ناظرین سے مخفی نہیں یہ مختصر سا مضمون اونہوں نے وفات مسیح کے بارے میں لکھا ہے جو نہایت دلچسپ اور مسکت خصم ہے۔"

ملا باقر مجلسی کتاب حیوٰۃ القلوب جلد اول باب ۲۵ - احوال حضرت عیسیٰؑ صفحہ ۴۰۱ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ میں لکھتے ہیں۔ در حدیث موثق از حضرت امام رضا منقول است کہ مشتبہ نشد امر کشتہ شدن و مردن احدے از پیغمبران و حجتہائے خدا بر مردم بغیر از عیسیٰ بن مریم زیراکہ اورا زندہ از زمین بہ بالا بردند در وحش را درمیان آسمان و زمین قبض کردند و چون بآسمان رسید حق تعالیٰ روحش را بہ بدنش گردانید۔ چنانچہ حق تعالیٰ مے فرماید۔ انی متوفیک و رافعک الی داز حضرت عیسیٰ حکایت مے نماید۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ پس ہر دو آئت دلالت مے کنند بر وفات آنحضرت۔ اگرچہ روائت مذکورہ کا پہلا حصہ ناک کو بجائے سامنے کی طرف سے ہاتھ لگانے کے گردن کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر لگانے کا مصداق ہے۔ مگر ہم کو اس سے کیا ہرج۔ نتیجہ کو دیکھنا چاہیئے۔

(۲) محقق ابن بابویہ رسالہ اعتقادات میں لکھتے ہیں۔ مخالفان ما نقل کردہ اند کہ چون حضرت قائم (مہدی) بیرون آید عیسیٰ از آسمان فرود آید۔ و در عقب او نماز کند و نزول او بہ زمین زندہ شدن بعد از مرگ است زیراکہ حق تعالیٰ فرمودہ است۔ انی متوفیک و رافعک الی۔ واضح ہو کہ شیعہ لوگ رجعت مہدی کے قائل ہیں۔ محقق ابن بابویہ اسی کی تائید میں نزول مسیح کے مسئلہ کو بھی رجعت مسیح سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اسی واسطے آئتہ انی متوفیک سے استدلال کر کے لکھتے ہیں۔ کہ مسیح کا نزول دراصل زندہ ہونا بعد مرنے کے ہے۔ ملا مجلسی صاحب با این ہمہ وفات مسیح کے مذہب میں محقق مذکور سے اختلاف کرتے ہیں۔ چنانچہ اُوپر کی روائت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔ وآنچہ درباب موت عیسیٰ و اصحاب کہف فرمودہ نزد فقیر محل تامل است (منقول از کتاب حق الیقین مطبوعہ ایران در بیان رجعت صفحہ ۱۴۳) کجا محقق ابن بابویہ کجا ملا مجلسی صاحب اور ان کی تحقیق۔ مگر ہم کو تو اپنے دعوے کے اثبات سے کام ہے۔

(۳) وخود پیغمبر فرمودہ۔ لو کان عیسیٰ و موسیٰ فی حیوتہما ما وسعہما الا اتباعی۔ ترجمہ اگر عیسےٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے تو ضرور میری متابعت کرتے۔ رسالہ لوزفی جواب پادری لاہور مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور سنہ ۱۳۱۲ ہجری صفحہ ۱۰ مولوی سید ابو القاسم لاہوری۔ مجتہد مرحوم۔

(۴) اسی حدیث کو مجتہد موصوف کے فرزند ارجمند علامہ حائری صاحب لاہوری نے بھی مکرر لکھا ہے دیکھو رسالہ بشارات احمدیہ مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور مرتبہ دوم سنہ ۱۳۲۳ ہجری صفحہ ۱۹ و نیز خود آنحضرت فرمودہ است۔ لو کان عیسیٰ و موسیٰ فی حیوتہما ما وسعہما الا اتباعی۔ یعنی اگر موسیٰ و عیسیٰ در دنیا ے بودند ممکن نمی بود ایشان را مگر آنکہ متابعت من مے کردند۔

(۵) بعضے گفتہ اند توفی بمعنی مرگ است و خدا اول اورا میراند۔ و بعد از سہ ساعت اورا زندہ کرد و بآسمان برد۔ حیوٰۃ القلوب جلد اول صفحہ ۳۹۸ - حالات حضرت عیسیٰ۔

(۶) رفع کا اطلاق جب انسانوں کے متعلق ہو تو وہاں بے جان چیزوں کی طرح اُٹھانا مراد نہیں ہوتا بلکہ وہاں رفعت و بزرگی کے معنے لئے جاتے ہیں۔ جس طرح بلعم باعور کے حق میں قرآن کریم میں آیا ہے۔ ولو شئنا لرفعنٰہ بہا۔ چنانچہ اصول کافی میں تقیہ کی فضیلت میں حدیث ہے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ روئے زمین کی کوئی چیز تقیہ سے بڑھ کر مجھ کو پیاری نہیں ہے۔ جو تقیہ کرے گا۔ اللہ اس کو رفع کریگا جو نہ کرے گا اس کو اللہ گرا دیگا۔ اصل الفاظ حدیث یہ ہیں۔ من کانت لہٗ تقیۃ رفعہ اللّٰہ یا حبیب من لم تکن لہٗ تقیۃ وضعہ اللّٰہ یا حبیب (حبیب راوی مخاطب کا نام ہے) دیکھو اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۸۲

(۷) خاص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں جناب علی رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطبہ میں جس کا نام خطبۃ الوسیلہ ہے، فرماتے ہیں کہ جناب باریتعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ کو بُلا لیا اور انکو اپنی طرف اُٹھا لیا۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔ حتی اذا دعا اللہ عزّ وجل نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ و رفعہٗ الیہ۔ دیکھو کتاب الروضہ فروع کافی جلد ۳ مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۴۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی اور رفع کا مطلب سمجھنے کے لئے فی الحال اسی اختصار پر اکتفا کی جاتی ہے۔ اُمید ہے کہ حق پسند لوگ ان مذکورۃ الصدر حوالوں کو مطالعہ بلکہ تحقیق کر کے عقیدہ وفات مسیح کو عوام کالانعام کی طرح خارج از اجماع اُمّت قرار نہ دینگے والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ خاکسار خادم بھیروی

ایک مفید تجویز

محترم اڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ۱۔ من لم یشکر الناس لا یشکر اللہ پر کا ایمان ہے اور طاعت اولی الامر میرا قومی شعار۔ سید ولد آدم (بابی انت و امی) نے آتش پرست نیکن عادل نوشیروان کے عہد میں تولد پانے پر جو اظہار مسرت و امتنان فرمایا ہے اُس سے میں نابلد نہ تھا۔ پھر ہم مسلمانوں سے اقرب المودۃ اہل کتاب یعنی نصاریٰ کی دنیا بہ بہترین متمدن سلطنت اور وہ بھی سکھا شاہی کے بعد ہمیں میسر آئی تھی۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء وہو ذو الفضل العظیم۔ باایں ہمہ مجھے اس التزام کو دیکھ کر تعجب اور حیرت ہوتی تھی۔ جو ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر ایک تحریر اور تقریر میں اس مبارک عہد کے حسن و احسان کی تفصیل اور اس گورنمنٹ کی وفاداری اور جان نثاری کی تاکید

مین پایا جاتا ہے۔ جیسے دیکھ کر سفیہ اور منافق طبع لوگون نے تملق اور خوشامد پر محمول کیا۔ ظالمون نے اتنا بھی تو نہ سوچا کہ جس پہلوان حق نے عیسائیت کے پنجے اُدھیڑ کر رکھدتے ہین اور جو گردن کش بادشاہون کو حق کی پوری سطوت اور مرارت کے ساتھ اپنے مولا کا پیغام پہنچاتے سے ذرا نہین جھجکا اس کی شان اس سے بہت ارفع ہے۔ کاش! وہ اس وقت ان پاک نوشتون کو پڑھین جو فسق۔ خیانت فساد اور بغاوت کے ہر ایک طریق سے بچا کر اور اس طرح ایک اہم اور متہم بالشان ملکی اور قومی ضرورت کو اعجازی رنگ مین پورا کر کے مومنین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو رہے ہین افسوس وہ لوگ ایک ربانی مصلح اور ایک کمینہ پولٹیکل منافق مین کچھ بھی تمیز نہ کر سکے۔

یہان تھوڑے لمحہ کے لئے مین اپنی پیاری قوم کو خطاب کرنے سے باز نہین رہ سکتا۔ سو ارا جی سپرٹ سے سڈیشن اور انارکزم کا جو بھوت آجکل چند کمینہ اور ناعاقبت اندیش ہندوستانیون کے سر پر چڑھا ہے اُس کا اُتارنا صرف ہمارا ہی بہترین فرض ہے اور عداوت کی جس خلیج کو خود غرضی۔ شرارت اور غلط فہمی ہندوستان کی دو بڑی قومون کے درمیان گہرا کر رہی ہین اس پر پُل باندھنا کیا اُسکو کلیتہً پاٹ دینا بھی ہماری ہی مقدس ڈیوٹی ہے۔

دُنیا کے پردہ پر آج صرف ایک ہی قوم ہے۔ جو جائز فخر کے ساتھ یہ کہہ سکے کہ اس طرح نکلنے پر وہ محض خدا کے احکام ہو بجاتے اور اپنے شہزادہ امن کا پیغام صلح سُنانے کے لئے نکلی ہے اور یہ اللہ کی کس قدر اخص نعمت ہے جو میری ہی پیاری احمدی قوم کے حصہ مین آئی ہے فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ سو اب ہمین صرف خاموش طریقون پر ہی قناعت کر کے نہین بیٹھ رہنا چاہئے۔ یہ مقدس تعلیم آج ہم سے بڑے زور کے ساتھ مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ہم اس راہ مین بیش از بیش عملی قدم اُٹھائیں۔ سڈیشن کُش اور انارکزم سوز کمیٹیان قائم کر کے اراکین گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائین۔ سرگرم مشنری مختلف حصص ملک مین بھیجکر لوگون کو تقوے کے لئے تیار کرین۔ جس کے بغیر آسمانی علوم کے دروازے کبھی نہین کھُل سکتے۔ امید ہے۔ کہ آپ اس بارہ مین جلد ایک فنڈ کھول کر قوم کو ممنون فرماوین گے۔

۲۔ اسی ضمن مین مجھے ایک اور گزارش کرنی ہے۔ ہم سب اچھی طرح جانتے ہین۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے خاص امتیازون مین سے ایک یہ ہے کہ مذہب لوگون مین فنیٹکزم* سے سائنس کے مرتبہ پر پہونچگیا ہے۔ ہمارے امام ہمام نے مجادلانہ بحثین کبھی پسند نہین کین۔ اس قسم کی تحریرین اور تقریرین خود نفس مطلب سے کوسون دور ہوتی ہین۔ ایک متقی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی انہین پسند نہین کر سکتا۔ مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ ہمارا قومی لٹریچر بفضلہ ان بربادی بخش جرمز سے پاک اور بے لوث ہے

*جوش جاہلیت

اور آیندہ بھی مجھے کامل بھروسہ ہے کہ وہ خدا کے فضل سے اپنی یہ شان قائم رکھ سکے گا۔ اور آجکل کا گرما گرم ایٹماسفیر اسے اپنے مرکز اعتدال سے ذرا بھی جنبش دینے کے بالکل ناقابل رہے گا۔ ہمین اپنے کام سے کام ہونا چاہئیے۔ کذب کے لئے حق کی ذاتی حرارت کافی سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ مثال کے لئے آپ کو کہین دور جانے کی ضرورت نہین۔ کل ہی کی بات ہے۔ ہمارے محترم مخدوم ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے ستیارتھ پرکاش کی تعلیمات پر ایک چھوٹا سا تنقیدی نوٹ علمی اور ہمدردانہ رنگ مین لکھا ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سنسنی چھا گئی اور آریہ کیمپ مین ایک کہرام مچ گیا۔ کیا اندر۔ آریہ۔ ارجن۔ پرکاش مسافر۔ پانچون بھائیون کی منفرد اور مشترکہ گالیون مین اب اتنا زور ہو سکتا ہے کہ وہ اس بکڑ دھکڑ کو کچھ کم کر سکین جو ان کے ذرا سمجھدار حصہ مین پیدا ہو گئی ہے۔ یا کم از کم اپنے ہی دلون کی آگ بجھا سکین۔ ہم اپنے فاضل محترم کو اُن کی بے نظیر کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین۔ ؎

آنکھون نے تیری پیارے ارجن کا مان مارا۔

بے شک دُنیا نے ترقی کی طرف قدم اُٹھایا ہے اور بہت سعید روحین ایسی پیدا ہو چلی ہین جو سچائی کو اُس کے اپنے لباس مین ہی دیکھنا چاہتی ہین۔

۳۔ میری آخری استدعا ہے کہ اگر آپ فنڈ کھولنا مناسب تصور فرماوین تو دو قاعدہ اُردو اور دو قاعدہ عربی یسرنا کر ارسال فرما کر اُن کی قیمت کے ساتھ دو روپیہ کی حقیر رقم خاکسار سے وصول فرمالین گے۔ جس کی کمی کی کسر میری خجلت اور ندامت تقصیر پوری کردیگی۔ والسلام ۔ خاکسار غلام مرتضےٰ خان احمدی (رہبران)

غزل

دلِ با دانش و فرہنگ کا آہنگ۔

ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب نجیب آبادی المتخلص بہ دانش

یان بے زبانیاں ہین وان بدزبانیاں ہین
اُترے ہین گالیو نپر کیا خوش بیانیاں ہین

ہین گالیان بھی دیتے کافر بھی ہم کو کہتے
کیا مومنون کی دیکھو شیرین زبانیاں ہین

ہے جسم عنصری مین اب تک فلک پہ عیسیٰ
یہ سب ڈھکوسلے ہین قصے کہانیاں ہین

شمشیرِ خامہ لیکر اُٹھین ذرا سنبھل کر
وہ نوجوان کہ جن کی اُٹھتی جوانیاں ہین

ہر معرکہ مین ہوتا مؤمن ہی ہے مظفر
فوز و فلاح و نصرت اس کی نشانیاں ہین

اِن آریون سے جا کر اتنا تو کوئی پوچھے
کیون اپنے حاکموں سے یہ بدگمانیاں ہین

کیون چشم پوشیون پر گستاخ تم بنے ہو
رحم و کرم کے بدلے کیون بدزبانیاں ہین

مُنہ مین جو ہین زبانین ان کے ہین سخت کیسی
جرمن کے چاقوؤن کی گویا کمانیان ہین

کیا ماجرا فسانہ کیا ہے دانش نے اس زمین کو
یہ تو سنِ قلم کی سب خوش عنانیاں ہین

تضمین

مین نے کسی سے کسدن کی چھیڑ خانیاں ہین
تہمت ہے یہ سراسر جھوٹی کہانیاں ہین

رنجش کی مجھہ مین دیکھی کیا کیا نشانیاں ہین
یارون کو مجھہ سے ابتک کیون بدگمانیاں ہین
کیون چھیڑ خانیان ہین کیون بدزبانیاں ہین

مین خود ہی مر رہا ہون مجھہ کو نہ تم ستاؤ
بس اپنا راستہ لو اب ٹھنڈے ٹھنڈے جاؤ
بھلتے نہین ہین مجھہ کو اب یہ تمہارے چاؤ
دیکھو نہ میرے دل کو اے دوستو دکھاؤ
از بس میری گھڑی کی نازک کمانیاں ہین

داخل ہوئے ہین جب سے عشاق مین تیرے ہم
آنکھون سے ایک دریا جاری ہے اپنے پیہم
جان جہان سناؤن کیا قصۂ شبِ غم
روح و روانِ عالم مرتے ہین تجھپہ ہر دم
ہم کُشتگانِ غم کی یہ زندگانیاں ہین

آہون کا سرد ہونا چہرہ کا زرد رہنا
جو جو کوئی سُنائے سُن سُن کے سب کی سہنا
مُنہ سے کسی کو اپنے اُف بھی کبھی نہ کہنا
آنکھون سے اشک بہنا لب پر فغان کا رہنا
عشق نبیؐ کی مجھہ مین کیا کیا نشانیاں ہین

کس طرح جسم خاکی ہو جاوے آسمانی
جو جھوٹ بولتے ہین مرجائے ان کی نانی
دانش بڑے پتے کی یہ بات تونے جانی
دنیا ہے آنی جانی ہر چیز اس کی فانی
عیسےٰ کی زندگانی جھوٹی کہانیاں ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مدرسہ اور بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا سوال قریباً تین چار سال سے ہماری قوم کے سامنے ہے اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ اس کے لئے ایک خاص تحریک مجلس معتمدین کی طرف سے کی گئی تھی۔ یہ تحریک چالیس ہزار روپے کے لئے تھی جو چھ ماہ یا ایک سال کے اندر جمع ہو جانا چاہیئے تھا مگر آج تک جو دو سال اس تحریک پر گذر گئے ہیں بمشکل بیس ہزار روپے تک یہ رقم پہونچی ہے اور یہی وجہ ہے کہ گو اینٹ کو تیار ہوئے قریب ایک سال گذر گیا ہے۔ مگر اب تک عمارت کا کام وسیع پیمانے پر شروع نہیں ہو سکا۔ کیونکہ قریب سولہ سترہ ہزار روپیہ تیاری اینٹ میں خرچ ہو گیا۔ اس اثنار میں مختلف اوقات پر سابقہ تحریک کی بنا پر جو وعدے احباب نے کئے تھے ان کی وصولی کے لئے یاد دہانیاں کرائی جاتی رہی ہیں۔ مگر (اور اس بات کے علی الاعلان کہنے میں میں کوئی حرج نہیں سمجھتا) اب تک ہمارے احباب میں سے ایک بہت بڑے حصہ نے تو اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اور جنہوں نے لیا۔ ان میں سے بہت سے احباب کی طرف اس وقت کی موعودہ رقوم کے بقائے چلے آتے ہیں۔ علاوہ ازیں سابقہ تحریک کے وقت بھی یہی خیال کیا گیا تھا۔ کہ کچھ عرصہ مثلاً سال دو سال بعد جب مجوزہ رقم چالیس ہزار روپے سے ایک معتدبہ حصہ عمارت کا تیار ہو جاوے تو پھر از سر نو تحریک کی جاوے پس ان تمام امور کو مدنظر رکھ کر میں اب نئی تحریک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور اللہ کے حضور دعا کرتا ہوا یہ چند الفاظ لکھتا ہوں تا وہ خود آپ کے دلوں میں اس کام کے لئے سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے۔

اس وقت جلسہ سالانہ میں صرف ایک ماہ باقی ہے اور کئی قسم کی تحریکیں میرے سامنے ہیں جن کے پیش کرنے کے لئے صدر انجمن کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ پچیس روپے فنڈ کا مستقل سرمایہ جس کا اعلان گذشتہ سالانہ اجلاس میں کیا گیا تھا۔ ولائت میں سلسلہ تبلیغ قائم کرنے کے لئے سرمایہ اور بورڈنگ ہوس و مدرسہ کی تعمیر کے لئے فراہمی روپیہ۔ یہ تین بڑے اہم سوال ہیں اور علاوہ ان کے خود اخراجات جلسہ کے لئے اب تک نہائت ہی قلیل رقم آئی ہے اور لنگر خانہ مقروض ہے۔ اخراجات جلسہ کا سوال تو ایک وقتی سوال اور تھوڑی سی رقم ہے۔ جس کے پورا کرنے کا خیال پہلے سے بزرگان قوم کو ہو گا۔ اس لئے میں اس پر اس وقت کچھ زور دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور باقی امور میں سے بھی میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ بجائے تینوں کے پیش کرنے کے جس کا نتیجہ تینوں کو ادھورا چھوڑنا ہو گا۔ ایک ہی تحریک کی طرف پہلے احباب کو متوجہ کروں اور اس کام کی تکمیل کے بعد پھر دوسرے اہم کاموں کی طرف توجہ کی جاوے اس سے میرا مطلب نہیں کہ دوسرے کام بالفعل بالکل ملتوی رہیں گے۔ مثلاً ولائت میں مشن قائم کرنے کا سوال ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ابتدائی قدم دراصل اُٹھایا جا چکا ہے۔ ایک طرف ایک رسالہ تعلیم الاسلام پانچ ہزار کی تعداد میں اس وقت ولائت ہی میں چھپ رہا ہے۔ دوسری طرف قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ کا اہم کام شروع ہے اور ریویو کی مفت اشاعت کا سلسلہ تو کئی سال سے جاری ہے یہ کام بجائے خود ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ مگر اس ایک کام کی تکمیل جس پر قریب بیس ہزار روپیہ خرچ بھی ہو گیا ہے اب نہائت ضروری ہو گئی ہے۔ کیا اس لحاظ سے کہ جگہ کی تنگی نئی عمارتوں کے لئے مجبور کر رہی ہے اور کیا اس لحاظ سے کہ ایک کام پر اتنا روپیہ خرچ کر کے اسے درمیان میں چھوڑ رکھنا باعث نقصان ہے۔ جگہ کی تنگی کا یہ حال ہے کہ مدرسہ اور بورڈنگ ہوس جیسے آج سے پانچ چھ سال پہلے بنے تھے بجائے خود توسیع کو چاہتے تھے۔ ایک طرف جماعتوں میں طلبار کی تعداد بڑھ رہی ہے اور سابقہ کمرے اس قدر تنگ ہیں کہ کوئی جماعت ان میں سمائی مشکل ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بورڈنگ ہوس میں تعداد طلبار روز افزوں ترقی پر ہے۔ اور ادھر محکمہ تعلیم کے مطالبات الگ ہیں کہ مدرسہ کے کمرے وسیع ہونے ضروری ہیں۔ بورڈنگ میں لڑکوں کو کھلی جگہ ملنی چاہیئے۔ رہائش کے علاوہ کھانے کے اور بورڈنگ ہوس میں پڑھائی کے لئے الگ کمرے ہونے چاہیئیں۔ یہ سب کچھ تو ایک سکول کے متعلق تھا۔ مگر اب ساتھ ہی ایک اور مدرسہ کی بنیاد بھی رکھی جا چکی ہے یعنی مدرسہ احمدیہ جس میں اس وقت چار جماعتیں تعلیم پاتی ہیں۔ اور چالیس لڑکوں کے قریب پڑھ رہے ہیں ان جماعتوں کے لئے جگہ۔ ان لڑکوں کے لئے بورڈنگ ہوس۔ ہر سال ایک جماعت کا اس مدرسہ میں اضافہ ہونا۔ یہ سب ضرورتیں بالفعل اتنی ہی بڑی جگہ چاہتی ہیں۔ جتنی ابتدار میں ہائی سکول کے لئے بنائی گئی تھی۔ ان دو تعلیمی ضرورتوں کے ساتھ تیسری بڑی ضرورت توسیع مہمانخانہ کی درپیش ہے۔ جن احباب کو اکثر اس جگہ آنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ اس بات سے واقف ہیں کہ مہمانوں کو تنگی جگہ کی وجہ سے کس قدر مشکلات یہاں پیش آتی ہیں۔ معمولی آمد و رفت کے دنوں میں بھی مہمانخانہ میں کافی جگہ سب مہمانوں کے لئے نہیں ہوتی معزز مہمانوں کے لئے یا کثرت آمد و رفت کے وقت جو دقت ہوتی ہے وہ بالکل علیحدہ ہے۔ مہمانخانہ کی توسیع کا سوال جب انجمنہائے احمدیہ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ تو اکثر انجمنوں کی یہی رائے تھی کہ بورڈنگ ہوس کے باہر بن جانے پر یہی جگہ جہاں اب بورڈنگ ہوس ہے۔ مہمانخانہ کی توسیع کی ضرورت کو رفع کر دیگی۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے اس سوال کے متعلق یہی فیصلہ کیا ہے۔ پس نہ صرف تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ضروریات ہی اس بات کی متقاضی ہیں کہ اب اس کی عمارت کی سکیم بہت جلد عملی رنگ اختیار کرے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مدرسہ احمدیہ اور مہمانخانہ کی ضروریات مدرسہ کی نئی عمارت کی تکمیل کو چاہتی ہیں تاکہ پُرانی عمارت سے بالفعل یہ دونوں کام چل سکیں۔

ان ضروریات کو دیکھ کر صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ کہ سب احباب کی خدمت میں یہ اپیل کی جاوے کہ وہ اس ضروری کام کی تکمیل کے لئے اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد خاص چندہ کے طور پر دیں۔ اس طرح پر کہ سابقہ تحریک پر جس کے رو سے بہت سے دوستوں نے اپنی آمد کا تہائی یا نصف چندہ تعمیر کے طور پر دیا تھا جو رقم کسی صاحب نے دی ہو وہ اب اس نئی تحریک کے چندہ میں شامل سمجھی جاوے۔ مثلاً اگر ایک شخص کی آمد ماہوار ایک سو روپیہ ہے اور وہ سابقہ تحریک پر پچاس روپے دے چکا ہے تو اب پچاس روپے اور دینے سے اس نے گویا ایک ماہ کی سالم امداد کر دی۔ انجمن یقین کرتی ہے کہ اگر اس تجویز کے مطابق سب احباب اپنی ایک ایک ماہ کی پوری آمد دیدیں۔ تو نہ صرف بورڈنگ ہوس ہی مکمل ہو جائیگا بلکہ سکول کی عمارت کے لئے بھی کافی روپیہ آ جائیگا۔ کیونکہ علاوہ اس رقم کے اُمید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی خاصی رقم کی امداد مل جائے گی اور جس طرح بورڈنگ ہوس کی تعمیر میں گورنمنٹ نے دس ہزار روپے کی بیش بہا مدد دی ہے۔ یہ یقین ہے کہ اسی طرح سکول کی تعمیر کا کام شروع ہونے پر کافی امداد ہماری مہربان گورنمنٹ کی طرف سے مل جائیگی۔ دو سال ہوئے جب نصف یا تہائی آمد کے لئے تحریک کی گئی تھی تو اس وقت بھی بہت سے احباب نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ پورے ماہ کی آمد لی جاوے تو بہتر ہو گا اور بالخصوص جماعت پشاور میں سے بہت سے احباب نے وفد کے جانے پر اس تجویز پر زور دیا تھا امید ہے کہ اب جملہ احباب اس تجویز کو کامیاب بنانے کے پوری کوشش کریں گے اس تجویز کو پیش کرتے وقت میرا یہ بھی خیال ہے۔ کہ گو یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ساری رقم یکمشت وصول ہو۔ مگر اُسے ضروری قرار نہ دیا جاوے کیونکہ بعض لوگوں کو یکمشت دینا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے احباب اگر چند ماہوار قسطوں میں ادا کر دیں

تو چنداں حرج نہیں بشرطیکہ اقساط کی باقاعدہ وصولی کا پورا انتظام ہو سکے - اگر سب احباب اس تجویز میں حصہ لیں تو اُمید ہے کہ عمارتی چندہ سے کچھ عرصہ تک فراغت ہو جائے گی۔

یہ نہائت ہی خوشی کا مقام ہوگا - اگر سالانہ جلسہ تک سب انجمنیں اس تجویز کو عملدرآمد میں لا کر اس موقعہ پر جیسا کہ میرا خیال ہے کم از کم ایک لاکھ روپے چندہ تعمیر کا اعلان ہو جائے - اس لئے سب احباب اور بالخصوص انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں میری یہ التماس ہے کہ وہ بہت جلد کوشش کر کے اپنی اپنی جماعتوں کی فہرستیں مکمل کریں اور ان کی ایک نقل وصولی کے لئے اپنے پاس رکھ کر دوسری نقل سالانہ جلسہ پر ساتھ لیتے آویں - اور اس موقعہ پر ہر جماعت کے چندہ کا اعلان ہو کر یہ کل فہرستیں صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں دیدیجاویں - تاکہ مطالبات کا سلسلہ پوری احتیاط سے جاری رکھا جا سکے - میں ضروری نہیں سمجھتا کہ زور کے الفاظ میں کوئی اپیل کروں کیونکہ یہ مطالبہ جو اس وقت صدر انجمن نے کیا ہے - گو کیسا ہی بڑا معلوم ہو در حقیقت کوئی بڑا مطالبہ نہیں اور اس کے لئے مجھے بڑا جوش یا غیرت دلانے والے الفاظ کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے - کیونکہ اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے محض دنیاوی اغراض کے لئے اس سے بڑھ بڑھ کر لوگوں نے قربانیاں کی ہیں ہاں معمولی ہمت اور عزم سے اس وقت کام نہیں چل سکتا یہ بڑھ بڑھ کر حوصلہ دکھلانے کا وقت ہے - ہماری قوم پر جو چندوں کا بوجھ ہے - میں اس سے ناواقف نہیں ہوں اس لئے تین تحریکوں میں سے دو کو میں نے اس وقت بالکل چھوڑ دیا ہے مگر ساتھ ہی میں یہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری قوم کو بھی اس بات سے ناواقف نہیں رہنا چاہیے کہ اونہوں نے کیا کیا کام کرنے ہیں اور ان کے لئے کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے - ایسے قربانیوں کے موقعوں پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاک نمونہ سے بڑھ کر ہمارے لئے کونسی چیز اسوہ حسنہ ہو سکتی ہے اور ایک جماعت کے لئے جسے اس پاک گروہ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز جوش دلانیوالی نہیں ہو سکتی - مگر جب میں ایک طرف اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف اس پاک جماعت کی ان عظیم الشان قربانیوں کے نمونوں کو دیکھتا ہوں تو تحریص کے طور پر بھی ان کا نام پیش کرتے ہوئے شرم آجاتی ہے کیونکہ یہ عظیم الشان نسبت نام لینے کو تو آسان ہے - مگر اس کا حق ادا کرنا پہاڑ کاٹنے سے بھی زیادہ مشکل ہے ایک ہم ہیں جنہیں اپنی کمائی سے ایک روپے میں دو پیسے بھی دینے مشکل نظر آتے ہیں اور ایک وہ تھے - جنھوں نے مال و دولت کو تو ایک طرف رکھو جانوں تک کو بے دریغ خدا کی راہ میں دیا اور اپنی گردنوں پر چھُری پھروانی ایسی آسان سمجھی کہ گویا ان کے جسموں میں جان ہی نہ تھی۔

یہ تحریک ساری قوم کے سامنے پیش ہوگی اور اس لئے میرے مخاطبین میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں بعض تو ایسے مخلص ہیں کہ ان کو ایک حرف لکھنے کی بھی ضرورت نہیں وہ پہلے سے ہی تیار بیٹھے ہیں کہ کوئی دینی خدمت کا موقعہ نکلے اور وہ اپنے اوپر تنگی اور تکلیف گوارا کر کے خدا کی راہ میں دیں تا ان کا مولیٰ ان سے راضی ہو - اور بعض ایسے بھی ہوں گے جن کے دلوں میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوں گے بعض خیال کریں گے کہ ہم تو غریب آدمی ہیں بمشکل اپنا گذارہ چلا سکتے ہیں ایک ماہ کی آمد دیکر خود کیا کریں مستقل ماہوار چندوں کا بوجھ الگ ہم پر ہے اپنی ضرورتوں کو کیونکر پورا کریں اور اپنے کام کس طرح سے چلائیں - اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص جس ضرورت کو اپنی ضرورت قرار دے لے اس کے لئے کسی نہ کسی طرح سامان بہم پہونچا ہی لیتا ہے ہم میں سے کوئی شخص بھی شاید ایسا نہ ہوگا جس نے عملی طور پر خود اس کو حل نہ کر لیا ہو کہ کیونکہ انسان جس چیز کو اپنے لئے ضروری قرار دے لیتا ہے اس کے پورا کرنے کے لئے اپنی طاقت اور گنجائش کے مطابق سامان بھی بہم پہونچا لیتا ہے کوئی کمانے والا اور خرچ کرنے والا فردِ بشر ایسا نہیں جس کی زندگی میں روزمرہ کی معمولی ضروریات کو الگ رکھ کر کچھ نہ کچھ غیر معمولی ضروریات کبھی نہ کبھی پیش نہ آجاتی ہوں چھوٹے چھوٹے خوشی کے موقعوں پر جیسے شادی - دعوتیں وغیرہ چھوٹے چھوٹے غم کے موقعوں پر جیسے بیماری مقدمے یا اور مصیبتیں جن کا آنا ہر انسان کی زندگی میں ضروری ہے اس وقت ایک شخص کیا کرتا ہے؟ پھر اکثر لوگ اپنے لئے کسی نہ کسی طرح مکان بنوا ہی لیتے ہیں - امیر اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق - بلکہ ان تمام موقعوں پر بہت سے بڑھ کر بھی خرچ کر ہی دیتے ہیں - پس دراصل تو صرف اس قدر سمجھنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے - کہ درحقیقت سلسلہ کی ایسی ضروریات کو جن میں سے ایک کے لئے اس چٹھی کے ذریعہ تحریک کی گئی ہے اپنی ہی ضروریات کی طرح سمجھنا لازم ہے اگر ایک شخص سلسلہ کی ضروریات کو اسی قدر وقعت دے جیسا کہ وہ اپنی ذاتی ضروریات کو دیتا ہے تو اس کے سامنے کوئی مشکل نہیں رہ جاتی حالانکہ اس ایمان کے تقاضا سے جس کا ہمیں دعویٰ ہے یہ کمزور سے کمزور پہلو ہے کہ ہم اپنے سلسلہ کی ضروریات کو .... اپنی ضروریات کے برابر ہی وقعت دیں اور حق یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر کے ہم نے یہ اقرار کر لیا ہے کہ سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ضروریات سے بھی بڑھ کر سمجھیں گے - اس سے زیادہ میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا - کیونکہ جب تک دل میں ایک کام کے لئے سچا جوش اور اخلاص پیدا نہ ہو تو جبر و اکراہ اس کے لئے کچھ لینے سے برکت نہیں ہو سکتی - ہاں ایک بات اور یاد رکھنی ضروری ہے کہ کمزوری کے پہلو کو اپنے لئے کبھی نمونہ نہ بنانا چاہیئے اگر ایک شخص ایسے موقعہ پر اپنے خاص حالات کی وجہ سے یا اور کسی ایسی وجہ سے جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے - دوسروں کی اُمید کے مطابق کام نہ کرے تو دوسروں کو چاہیئے کہ بجائے اسے کچھ کہنے کے یا اس کا تتبع کرنے کے اسے اپنا عمدہ نمونہ دکھائیں -

آخر میں میں پھر دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں وہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے - جو اس تجویز کی کامیابی کا ذریعہ ہے اور پھر یہ سب احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اس تجویز کو عملدرآمد میں لانے کے لئے پوری سعی فرمادیں تاکہ اس سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہم ساری جماعت کو یہ خوشخبری سُنا سکیں کہ اس ایک کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان بہم پہونچا دئے ہیں -

خاکسار محمد علی - سکرٹری صدر انجمن احمدیہ - قادیان - ۲۴ فروری ۱۹۱۰ء

سالانہ جلسہ کے متعلق چند ہدایات

(۱) صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ مارچ کو قرار پایا ہے ۲۴ مارچ اور ۲۸ مارچ بھی تعطیل کے دن ہیں - مگر یہ آمد و رفت کے لئے رہیں گے - ۲۵ مارچ کو جمعہ ہے سب احباب کو کوشش کرنی چاہیئے - کہ جمعہ میں شامل ہوں تاکہ نماز جمعہ کے بعد باقاعدہ کارروائی جلسہ کی شروع ہو جاوے گویا ۲۴ کی شام یا ۲۵ کی صبح کو پہونچ جانا چاہیئے -

(۲) جلسہ کے لئے حکام ریلوے نے حسب ذیل رعائت منظور کی ہے - یعنی صرف تیسرے درجہ کے مسافران کے لئے جن کا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو - یہ رعائت ہوگی کہ جتنا کرایہ معمولی طور پر تیسرے درجہ کا دینا پڑتا ہے اس سے ڈیوڑھا کرایہ دے کر آمد و رفت کا ٹکٹ مل سکیگا درمیانہ درجہ کے لئے کوئی رعائت نہ ہوگی - یوں سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کو اپنے سٹیشن سے بٹالہ تک تیسرے درجہ کا کرایہ عموماً ۱۳ یا اس سے زیادہ پڑتا ہے ان کے سٹیشن بٹالہ سے سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں اور وہی لوگ رعائت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں پس کنسشن سرٹیفکٹوں کے لئے صرف ایسے ہی احباب کی طرف سے درخواستیں آنی چاہئیں - دہلی لائن پر پھلور بٹالہ سے پورے ایک سو میل کے فاصلہ پر ہے - پس ایسے تمام احباب رعائت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو پھلور یا اس سے پرے سٹیشنوں مثلاً لدہووال لودیانہ وغیرہ سے سوار ہوں - پشاور لائن پر گوجرانوالہ بٹالہ سے ۹۸ میل ہے - پس گوجرانوالہ اور اس سے دہلی طرف کے سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے رعائت کا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں - شاہدرہ لائن پور لائن پر لائلپور بٹالہ سے ۱۴۶ میل اور سانگلہ ہل ۱۰۸ میل ہے پس ان سٹیشنوں سے

سے سوار ہونے والے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور ایسا ہی مومن پور ڈھاباں سنگھ کے سٹیشنوں سے سوار ہونے والے احباب بھی رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں - گڈھاباں سنگھ سے ورے سٹیشنوں والے رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے - فیروزپور کی طرف سے فیروزپور بٹالہ سو ۱۱۲ میل ہے - پس فیروزپور گنڈا سنگھ سٹیشنوں سے سوار ہونیوالے احباب رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں - مگر قصور ۱۰۰ میل کے اندر ہے - اس سے سوار ہونیوالوں کو رعایت سے فائدہ نہیں پہونچ سکتا کنسشن سرٹیفکٹ عنقریب چھپ جائینگے ان کے لئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں - ایک سرٹیفکٹ صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہوگا -

(۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع میں ہر قسم کے انتظام کے لئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے - لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں - جہاں انجمنیں ہیں اگر وہ کل آنے والوں کا اندازہ کرکے اطلاع دیں تو اور بھی مفید ہوگا -

(۴) چونکہ ایام جلسہ زیادہ سردی کے ایام نہیں اس لئے جو انتظام بالمیت بستر وغیرہ جھکڑ دن پر لانے کا جلسہ گذشتہ میں کیا گیا تھا - امسال اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - اگر بیرونی احباب اسکی ضرورت سمجھیں تو وہ اطلاع دیں -

(۵) اخراجات جلسہ کے لئے میں پھر انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں - کیونکہ لنگرخانہ پہلے ہی مقروض ہے بہت جلد کافی رقوم سے مدد کی جاوے اور علاوہ اس کے اگر سال گذشتہ کی طرح ہر ایک دوست ایک روپیہ جلسہ کے موقعہ پر ان اخراجات میں بطور اعانت دے تو امید ہے کہ خرچ پورا ہوجائیگا -

(۶) تعمیر کا چندہ جس قدر نقد ہوسکے وہ بھی جلسہ پر ساتھ لاویں امید ہے اس وقت تک بہت سے مکانات کی بنیادیں تیار ہوچکی ہونگی -

خاکسار محمد علی - سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۲۴ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

خلیفہ کی بیعت کیسی ہے

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا ہے کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے - فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے سے اس بات کو مقدم سمجھا اور کیا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں -

دُعا مدد

ہمارے مکرم دوست منشی گلاب الدین صاحب رہتاس چند زیر باریوں کی وجہ سے مشتت الحال ہیں - احباب توجہ سے دُعا فرماویں -

(۲) انٹرنس کے امتحان میں ۶ طلباء جاتے ہیں - تمام احمدی برادران دُعا کامیابی فرماویں -

(۳) پیر غلام غوث محمد صاحب قریشی گوبکی دینی و دنیوی حسنات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ ان دنوں بہت سے ابتلاؤں میں ہیں -

(۴) میاں رحمت اللہ صاحب شبانہ گر بگہ کلاں بھی دُعا کے خواستگار ہیں

تہجد پڑھو

میاں محمد دین صاحب کمہار قادیان نے خواب دیکھا - ایک احمدی بھائی نے مجھے چٹھی لکھی ہے جو چوک میں مجھے ملی ہے - اس کا مضمون یہ ہے کہ سب احمدی برادران نماز تہجد میں سستی نہ کریں حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اخبار میں شائع کرادو -

دُعا مدد

برادر عبد العزیز صاحب احمدی فیروزپور سے اپنی بیمار ہمشیرہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں -

انجمن احمدیہ حصار

حصار سے خبر آئی ہے کہ وہاں انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے - لہذا ضلع حصار میں جو کوئی احمدی ہو اسے لازم ہے کہ اپنا نام درج رجسٹر کرانے کے واسطے - اور انجمن کے ساتھ تعلق اتحاد قائم کرنے کے واسطے برادرم مکرم قاضی غلام حسین صاحب میر مجلس انجمن مذکور ملازم کمیشن فارم حصار کے ساتھ خط و کتابت کرے -

نماز جنازہ

برادر مکرم مولوی فاضل مولوی محمد صادق صاحب کے نوجوان فرزند کی وفات کی خبر احباب نے اخبار میں پڑھی تھی - اب اخبار آئی ہے - کہ اس مکرم دوست کی بیوی حالت زچگی میں بعد تولد فرزند فوت ہوگئی ہے - یہ ایک ابتلاء پر دوسرا ابتلاء ہے اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کے واسطے اسے موجب اصطفاء کرے - آمین -

احباب سے درخواست ہے - کہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ ادا کریں

انصار بدر کا شکریہ اور مزید اپیل

میں دو تین ہفتہ سے انصار بدر کی خدمت میں یہ اپیل کر رہا ہوں - کہ وہ کم از کم ایک ایک خریدار بدر کے لئے مہیا کردیں - اس پر جن احباب نے توجہ فرمائی ہے ان کا خاص طور سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے - میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے احباب بھی اس گذارش کی طرف توجہ مبذول فرمائیں گے - جناب کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ دو خریدار نمبر ۲۴۶۲

جناب مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخان " " ۲۴۶۹

جناب فضلکریم صاحب اکونٹنٹ ۴ خریدار ۲۴۷۰ تا ۲۴۷۳

جناب محمد عمر الدین صاحب رائٹر سندھ ایک خریدار نمبر ۲۴۷۵

جناب محمد اسماعیل صاحب لاڈہو کا ایک خریدار ۲۴۷۶

جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب پشاور ایک خریدار ۲۴۷۷

جناب منشی احمد دین صاحب سرگودہ " " ۲۴۷۸

جناب ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار آداگھٹ دو خریدار ۲۴۸۲-۲۴۸۳

قرآن مجید

مجلد - جلد چرمی - نہایت صاف خوشخط - شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ و الاجوان فوٹون کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوتے ہیں - بہت مفید ثابت ہوگا جو اس سے پہلے دفتر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب درخواستیں بھیجتے رہے ہیں اور ہم تعمیل نہ کرسکے صرف دس جلد دفتر میں دستیاب ہوئے ہیں - ایک روپیہ بارہ آنہ ہے (عہ۱۲) جلد منگوائیے -

دفتر اخبار بدر - قادیان (گورداسپور)

رسید زر

۳ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب منشی غلام رسول صاحب ۲۴۱۷ للعہ

جناب سلیمان صاحب ۱۳۵۲ عہ

میاں عبد الغنی صاحب ۲۴۵۰ للعہ

۵ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

میاں عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ عہ بقایا

شاہ سرن صاحب ۲۳۹۵ عہ

میاں علی احمد صاحب ۱۶۱۴ سے

بابو محمد اکبر صاحب ۱۷۴۴ للعہ

سید محمد نذیر حسین صاحب ۱۵۲۷ للعہ

جناب میر محمد خان صاحب ۲۴۰۵ للعہ

میاں غلام نبی صاحب ۲۰۱ عہ

جناب نیاز احمد خان صاحب ۲۱۳۶ عہ

میاں عبد الرحیم صاحب ۲۲۹۰ عہ

بقیہ ۷ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

میاں محمد علی صاحب برائے ۲۴۲۳ سے

میاں عبد العظیم صاحب ۲۰۴ عہ

۸ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

میاں مبارک علی صاحب ۲۴۵ للعہ

۴ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

جناب شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۴۸ عہ بقایا

بابو محمد اکبر خان صاحب ۶۱۷ للعہ

محمد مرتضیٰ خان صاحب ۸۳۹ للعہ

میاں حسن دین صاحب ۲۱۶۵/۱۵۳۲ للعہ

میاں نور احمد صاحب ۱۵ للعہ

میاں اکبر علی خان صاحب ۱۳۱۵ عہ

میاں محمد شفیع صاحب ۴۷۰ عہ

۶ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

حکیم فضلدین صاحب ۲۵۵ سے

منشی گلاب الدین رہتاس ۲۳۵ ۵ر

۷ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

عبد الرحمان صاحب معلم ۲۰۴۲ عہ

میاں عبد الرحمان صاحب ۲۲۱۶ سے

میاں خوشی محمد صاحب ۲۳۵۰ عہ

ایوب شاہ صاحب ۲۴۲۹ للعہ

میاں بوٹیخان صاحب ۲۴۶۷ للعہ

میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۳۴ للعہ

چودہری رکن الدین صاحب ۱۲۴۱ عہ

جناب سربلند خان صاحب ۱۷ للعہ

سے سوار ہونے والے فائدہ اٹھا سکتے ہین اور ایسا ہی مومن پورڈھابان سنگھ کے سٹیشنون سے سوار ہونے والے احباب بھی رعائت سے فائدہ اٹھا سکتے ہین - مگر ڈھابان سنگھ سے ورے سٹیشنون والے رعائت سے فائدہ نہین اٹھا سکتے - فیروز پور کی طرف سے فیروز پور بٹالہ سو ۱۱۲ میل ہے - پس فیروز پور گنڈا سنگھ سٹیشنون سے سوار ہونیوالے احباب رعائت سے فائدہ اٹھا سکتے ہین - مگر قصور ۱۰۰ میل کے اندر ہے - اس سے سوار ہونیوالون کو رعائت سے فائدہ نہین پہونچ سکتا کنسشن سرٹیفکٹ عنقریب چھپ جائین گے ان کے لئے درخواستین بہت جلد آنی چاہئین - ایک سرٹیفکٹ صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہوگا -

(۳) چونکہ ایسے بڑے مجمع مین ہر قسم کے انتظام کے لئے قبل از وقت فکر کرنا ضروری ہوتا ہے - لہذا سب احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ جو صاحب جلسہ مین شامل ہونا چاہتے ہین وہ بہت جلد دفتر ہذا مین اطلاع دین - جہان انجمنین ہین اگر وہ کل آنے والون کا اندازہ کر کے اطلاع دین تو اور بھی مفید ہوگا -

(۴) چونکہ ایام جلسہ زیادہ سردی کے ایام نہین اس لئے جو انتظام بٹالہ مین بستر وغیرہ چھکڑون پر لانے کا جلسہ گذشتہ مین کیا گیا تھا - امسال اس کی ضرورت معلوم نہین ہوتی - اگر بیرونی احباب اسکی ضرورت سمجھین تو وہ اطلاع دین -

(۵) اخراجات جلسہ کے لئے مین پھر انجمنون کو توجہ دلاتا ہون - کیونکہ لنگرخانہ پہلے ہی مقروض ہے بہت جلد کافی رقوم سے مدد کی جاوے اور علاوہ اس کے اگر سال گذشتہ کی طرح ہر ایک دوست ایک روپیہ جلسہ کے موقعہ پر ان اخراجات مین بطور اعانت دے تو امید ہے کہ خرچ پورا ہو جائیگا -

(۶) تعمیر کا چندہ جس قدر نقد ہو سکے وہ بھی جلسہ پر ساتھ لادین امید ہے اس وقت تک بہت سے مکانات کی بنیادین تیار ہو چکی ہونگی -

خاکسار محمد علی - سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۲۴ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

خلیفہ کی بیعت کیسی ہے

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین لکھا ہے کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے - فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے سے اس بات کو مقدم سمجھا اور کیا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرین -

دعا مدد

ہمارے مکرم دوست منشی گلاب الدین صاحب رہتاس چند زیر باریون کی وجہ سے مشتت الحال ہین - احباب توجہ سے دعا فرماوین -

(۲) انٹرنس کے امتحان مین ۱۶ طلبار جاتے ہین - تمام احمدی برادران دعا کامیابی فرماوین -

(۳) پیر غلام غوث محمد صاحب قریشی گوہسکی دینی و دنیوی حسنات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہین کیونکہ ان دنون بہت سے ابتلاؤن مین ہین -

(۴) میان رحمت اللہ صاحب شیانہ گر بگہ کلان بھی دعا کے خواستگار ہین -

تہجد پڑھو

میان محمد دین صاحب گھمار قادیان نے خواب دیکھا - ایک احمدی بھائی نے مجھے چٹھی لکھی ہے جو چوک مین مجھے ملی ہے - اس کا مضمون یہ ہے کہ سب احمدی برادران نماز تہجد مین سستی نہ کرین حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اخبار مین شائع کرا دو -

دعا مدد

برادر عبد العزیز صاحب احمدی فیروزپور سے اپنی بیمار ہمشیرہ کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہین -

انجمن احمدیہ حصار

حصار سے خبر آئی ہے کہ وہان انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے - لہذا ضلع حصار مین جو کوئی احمدی ہو اسے لازم ہے کہ اپنا نام درج رجسٹر کرانے کے واسطے - اور انجمن کے ساتھ تعلق اتحاد قائم کرنے کے واسطے برادرم مکرم قاضی غلام حسین صاحب میر مجلس انجمن مذکور ملازم کیسٹل فارم حصار کے ساتھ خط وکتابت کرے -

نماز جنازہ

برادر مکرم مولوی فاضل مولوی محمد صادق صاحب کے نوجوان فرزند کی وفات کی خبر احباب نے اخبار مین پڑہی تھی - اب اخبار آئی ہے - کہ اس مکرم دوست کی بیوی حالت زچگی مین بعد تولد فرزند فوت ہوگئی ہے - یہ ایک ابتلاء پر دوسرا ابتلاء ہے اللہ تعالی مولوی صاحب موصوف کے واسطے اسے موجب اصطفار کرے - آمین -

احباب سے درخواست ہے - کہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ ادا کرین

انصار بدر کا شکریہ اور مزید اپیل

مین دو تین ہفتہ سے انصار بدر کی خدمت مین یہ اپیل کر رہا ہون - کہ وہ کم از کم ایک ایک خریدار بدر کے لئے مہیا کردین - اس پر جن احباب نے توجہ فرمائی ہے ان کا خاص طور سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے - مین امید کرتا ہون کہ دوسرے احباب بھی اس گذارش کی طرف توجہ مبذول فرمائین گے -

جناب کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ دو خریدار - نمبر ۲۴۶۴
جناب مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخان " " ۲۴۶۹
جناب فضلکریم صاحب اکونٹنٹ ۴ خریدار ۲۴۷۰ تا ۲۴۷۴
جناب محمد عمر الدین صاحب رائیٹر بندھ ایک خریدار نمبر ۲۴۷۵
جناب محمد اسماعیل صاحب لاہو کا ایک خریدار ۲۴۷۶
جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب پشاور ایک خریدار ۲۴۷۷
جناب منشی احمد دین صاحب سرگودہ " ۲۴۷۸
جناب ملک کرم الہی صاحب ضلعدار آدا گہت دو خریدار ۲۴۸۲ - ۲۴۸۳

قرآن مجید

مجلد - جلد چرمی - نہائت صاف خوشخط - شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ و الاجوان نوٹون کے ساتھ جو اخبار بدر مین شائع ہوتے ہین - بہت مفید ثابت ہوگا جو اس سے پہلے دفتر مین فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب درخواستین بھیجتے رہے ہین اور ہم تعمیل نہ کرسکے صرف دس جلد دفتر مین دستیاب ہوئے ہین - ایک روپیہ بارہ آنہ ہے (۱۲/عہ) جلد منگوائیے -

دفتر اخبار بدر - قادیان (گورداسپور)

رسید زر

۳ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- جناب منشی غلام رسول صاحب ۲۱۴۱ للعہ
- جناب سلیمان صاحب ۱۳۵۲ عہ
- میان عبد الغنی صاحب ۲۴۵۰ للعہ

۵ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- میان عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ عار بقایا ۴ر
- شاہ سرن صاحب ۲۲۹۵ عار
- میان علی احمد صاحب ۱۶۱۴ ے
- بابو محمد اکبر صاحب ۱۷۴ للعہ
- سید محمد نذیر حسین صاحب ۱۵۲۷ للعہ
- جناب میر محمد خان صاحب ۲۴۰۵ للعہ
- میان غلام نبی صاحب ۷۰۱ عار
- جناب نیاز احمد خان صاحب ۲۱۳۶ عہ
- میان عبد الرحیم صاحب ۲۲۹۰ عار

بقیہ ۷ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- میان محمد علی صاحب برائے ۲۴۲۳ ے
- میان عبد العظیم صاحب ۶۰۴ عار

۸ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- میان مبارک علی صاحب ۲۴۵ للعہ

۴ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء بقایا

- جناب شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۶۸ عار
- بابو محمد اکبر خان صاحب ۶۱۷ للعہ
- محمد مرتضی خان صاحب ۸۳۹ للعہ
- میان حسن دین صاحب ۲۱۵۰/۱۵۳۷ للعہ
- میان نور احمد صاحب ۱۰۱۵ للعہ
- میان اکبر علی خان صاحب ۱۳۱۵ ۴ر
- میان محمد شفیع صاحب ۴۴۰ عہ

۶ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- حکیم فضلدین صاحب ۲۹۵ ۴ر
- منشی گلاب الدین رہتاس ۳۵ ۵ر

۷ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

- عبد الرحمان صاحب معلم ۲۰۴ عار
- میان عبد الرحمان صاحب ۲۲۱۶ ے
- میان خوشی محمد صاحب ۲۳۵۰ عہ
- ایوب شاہ صاحب ۲۴۲۹ للعہ
- میان لوہنجا صاحب ۲۴۷۶ للعہ
- میان محمد اسمعیل صاحب ۱۸۳۴ للعہ
- چوہدری رکن الدین صاحب ۱۴۷۱ عار
- جناب سربلند خان صاحب ۸۱۷ للعہ

کشتہ جریان (مقوی باہ) ۱۲/۸

جریان - نزلہ - زکام - دردکمر - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید اور اکسیر ثابت ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہو گا جریان کی شناخت - پیشاب کے پہلے یا پیچھے رطوبت کا نکلنا یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھڑکنا - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بے خوابی - تنگیٔ نفس - خوف وغیرہ - نزلہ - کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑے پر گرنا - زکام - ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مرگی - سل - نمونیا - ذات الجنب - فالج - جبڑوں کا درد آنکھ - کان - ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے - بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اُٹھا سکے - قیمت فی تولہ ۱۲/۸ - محصول بذمہ خریدار نیز میرے پاس مومیائی قسم اول و دوم بھی موجود ہے اول کی قیمت ۵ تولہ اور دوسری کی قیمت ۶ تولہ ہے -

المشتہر - عبدالرحمان کاغانی احمدی - شفاخانہ حکیم نورالدین صاحب قادیان

اعلان ۱۲/۸

لنگی پشاوری و کلاہ و دیٹی و کشمیری لوئی و بلیک و نیل و کرسٹس جن بھائی کو ضرورت ہو بذریعہ ارکشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہیگا - قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے -

المشتہر - شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں - راولپنڈی

تجارت کا راز ۱۲/۸

(بیکاروں کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوشی کی خبر سے آگاہی ہو کہ اب میں نے دیسی صابون قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ دیسی جو نہ صرف دس منٹ میں سکھاتے کو پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام میں پچیس روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہی زیادہ توسیف نفول ہو اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے دی جاوے گی جو صاحب چاہیں بذریعہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہو گی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کریں وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہیں (۳) وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہو گا - پتہ صاف ہو جواب کے لئے ٹکٹ یا کارڈ (۴) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت منیجر ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاوے گی غریب احمدی احباب کو فیس میں ۸ کی رعایت ہو گی - (۵) اگر معاملہ تیار ہو تو ایک دن میں خواہ ۵ من تیار کر لو المشتہر - غلام محی الدین منیجر احمدی موضع جھنڈ والی - سب ڈاک خانہ کھوڑ یا الہ بخش ضلع لائل پور

ضرورت ملازمان ۱۲/۸

اول یہ کہ ہم کو ۲ درزیوں کی ضرورت ہے جو بخوبی کام کر سکیں - دوم - یہ کہ ہم کو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے - جو مشین جراب کا کام بخوبی کر سکے - تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے -

قمرالدین - سوداگر کیکرہ بازار چھاونی بکلوہ - گورداسپور

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

پچپن برس سے سارے ہندوستان میں استعمال آرہی ہیں -

(۱) دما جیسے زور سے اوچھلتا ہوا اسی دوا کے دوا یکم تبہ سے ہی دبتا ہے -

(۲) تیار رہتے اس دوا کا استعمال کیا جاوے تو دما جڑھ سے جاتا ہے -

(۳) پرانے ہونا والے یا جن کا دما دم کے ساتھ ساتھی ہو گیا ہے وہ بھی اس دوا سے بہت صحت پاتے ہیں - قیمت ایک شیشی دما کی دوا ایک روپیہ چار آنہ - ڈاک محصول ایک سے تین شیشی تک ۵ر

ڈاکٹری میں طاقت دینے والی دوائیوں میں مشہور دوائیں فاسفورس اسٹکنیا اور ڈمینا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں - مغز - ریڑھ - رگ - ماس اور خون کو طاقت دیتی ہے اس لئے ان کی کمزوری سے پیدا ہوئے معمولی کمزوری ہول دل باہ بھوننا ہاتھ پیر کا - مقوی باہ کی گولیاں کا بننا - لقوہ وغیرہ ان گولیوں سے آرام ہوتے ہیں - دو ہفتہ کی خوراک تین گولیوں کی شیشی قیمت ایک روپیہ (عہ) ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ر ہر ایک اقسام کی مستورات کی دوا ہے - ہر طرح کا - رحم کی بیماری یہ دور دگ حمل کی کمزوری - پیڑو جانگ امراض مستورات کی دوا ہیں درد وغیرہ کو ہٹا کر اس دوا کے استعمال سے رحم کی خرابی دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے ایک دفعہ اس دوا کی بھی آزمائش کیجئے - قیمت ایک شیشی عہ (۲ خوراک) ڈاک محصول ۶ر - ان دوائیوں کی مفصل حال مع سرٹیفکیٹوں کی پوری کتاب بلا قیمت ملتی ہے - منگا کر پڑھیئے - المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورۂ بنی اسرائیل

(بقیہ ۱۴ ار فروری سنہ ۱۹۱۰ء رکوع ۸)

لقد کدت ترکن الیھم ۔ جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کی صحبتوں میں بیٹھنے سے ممکن ہے کہ تم کسی فتنے میں پڑ جاؤ ۔ تو پھر دوسرے مومن کس گنتی میں ہیں ۔ مخالفوں کی صحبت سے بہت بچنا چاہیئے ۔ صحبت کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے پس تم کسی کے پاس بیٹھنے سے پہلے غور کرو کہ کیسا ہے۔

ضعف الحیاۃ ۔ اس دنیا کی زندگی میں دُکھ و عذاب ۔ یہ معنے بخاری نے کئے ہیں ۔ یہی مجھے پسند ہیں۔

مورخہ ۱۶ ار فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۹)

حدیث میں آیا ہے جبلت القلوب علی حُبّ من احسن الیہ سلیم الفطرت لوگ ہوتے ہیں ان کے دلوں میں کپٹ نہیں رہتی ۔ ایسے لوگوں کی عادت ہے کہ جو ان کے ساتھ نیکی کرے وہ اس کے ساتھ محبت رکھتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے کس قدر احسان ہیں ۔ ان تعدّوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ۔ کہ گنے بھی نہیں جا سکتے ۔ پس اس سے بڑھ کر کون محسن ہو سکتا ہے ۔ اور اس سے زیادہ کون سزاوار محبت و اطاعت ہو سکتا ہے۔

ایک معمولی بال سفید ہو جاوے تو انسان کے دل پر کیا گزرتی ہے ۔ ذرا سی ناک کٹ جائے یا آنکھ کی پتلی خراب ہو ۔ یا کان میں ضرر پہونچ جاوے ۔ تو کیا انجام ہوتا ہے ۔ یہ خدا کے فضل سے سلامت رہتے ہیں ۔ غرض ایسے محسن کی محبت و اطاعت کے اظہار کے لئے نماز ہے ۔ جس کا حکم اس رکوع میں دیتا ہے اور ان کے ادا کرنے کے اوقات بتلائے ہیں جو پے در پے آنے والے ہیں تاکہ ایک نماز کے پڑھنے سے روحانیت کا اثر ابھی باقی ہو کہ دوسرا آ جائے ۔ اہل اللہ تو آٹھ بار نماز پڑھتے ہیں ۔ نماز صبح کے بعد اشراق پھر ضحیٰ ۔ پھر ظہر کی نماز ۔ پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر تہجد۔

فتھجد بہٖ ۔ ہجود کے معنے سونے کے ہیں (الا طرقتنا والرفاق ہجود میرے پیاری کیوں نہیں آتی ساتھی تو سب سو گئے ہیں) تہجد کے معنے ہیں ۔ نیند کو ہٹا کر کھڑا ہونا۔

صدق ۔ عربی بولی میں ہر عمدہ چیز کو صدق کہتے ہیں حتے کہ عمدہ تلوار کو بھی اخ صدق

... سے جود سخا کرو۔

بولتے ہیں ۔

وقل جاء الحق ۔ یعنی عبادت اور ان دُعاؤں کے بعد نصرت الٰہی آئے گی اور بطلان دور ہو جاوے گا اور تو کہے گا ۔ جاء الحق وزہق الباطل ۔

ما ھو شفاء ۔ میرا اعتقاد ہے کہ رُوحانی بیماریوں کے علاوہ ظاہری بیماریوں کی بھی شفا کرتا ہے۔

قل کل یعمل علیٰ شاکلتہٖ ۔ یہ آیت بہت مشکل ہے ۔ میں نے اس کے سمجھنے میں بڑی محنت کی ہے شاکلہ کے معنے ہیں "اپنے طریقے پر" ہر شخص اپنے نزدیک کوئی بات سوچ لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے ایک نیک کام کیا یا نیک کام کا ارادہ کیا ۔ اب اس نے جو اپنے طریق یا خیال یا ارادہ پر کام کیا ہو تم اُسے اپنے رب کے سامنے پیش کرو ۔ یعنے خدا کے کلام کے آگے مہر صداقت لگانے کے لئے پیش کرو ۔ کیونکہ وہ اعلم اور اہدیٰ سبیلاً ہے اور پھر اس پر رائے زنی کرو کہ نیک ہے یا بد۔

مورخہ ۱۷ ۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰)

یسئلونک عن الروح ۔ یہ سوال یہود نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس وقت کیا جب آپ ان کے بیت المدراس کے پاس سے گزرے مگر یہ سورۃ مکی ہے اس لئے اعتراض کیا جاتا ہے کہ مدینہ کے یہود کے سوال کا جواب کیوں کر دیا ۔ یہ اعتراض قوی ہے ۔ مگر کیا ممکن نہیں کہ یہود نے مکہ جانیوالے لوگوں کی معرفت یہ سوال پوچھا ہو یہ جواب برتقدیر تسلیم ہے کہ یہود نے سوال کیا ورنہ یسئلونک عام ہے سوال کرنے والوں نے سوال کیا ۔ یسئلون سے ہی اس کے فاعل کا پتہ لگ سکتا ہے جیسے اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ میں ھو ۔ کا مرجع عدل ہے یہ امر نحو کے قاعدے کے مطابق ہے کہ فعل کے مشتق سے اس کا فاعل نکال لیتے ہیں ۔ پس یسئلون کے سائل عام لوگ ہیں جو پوچھتے ہیں رُوح ہے ۔ رُوح کیا چیز ہے اس کا جواب خود قرآن کریم کی ہی دوسری آیات سے کھلے گا ۔ اس زمانے میں رُوح کا لفظ مشتبہ سا ہو گیا ۔ بعض نے رُوح سے مراد نسول سمجھا ۔ جس سے آدمی کی زندگی وابستہ ہے ۔ مگر اگر یہ مراد ہوتی تو ایسا کمزور جواب خالق الارواح کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ جبکہ اسلام کے ادنےٰ خادموں میں سے اور شیخ ابن قیم حنبلی امام غزالی نے بھی حقیقت روح انسانی پر مبسوط مضمون لکھا ہے ۔ پس دراصل رُوح کلام الٰہی کو کہتے ہیں ۔ پھر کلام الٰہی کے پہچاننے والے نبی کو ۔ اور کلام الٰہی کے لانے والے ملک کو بھی کہتے ہیں ۔ دیکھو سورہ نحل پارہ ۱۴ ۔ ینزّل الملائکۃ بالروح من امرہٖ علیٰ من یشاء من عبادہٖ ان انذروا انّہ لا الٰہ الّا انا فاتقون ۔ اس کے صاف معنے ہیں کہ

لا یہ ان کے حکم سے جس پر چاہتے ہیں کلام الٰہی نازل کرتے ہیں۔

(۲) سورۂ مومن پارہ ۲۴۔ رفیع الدرجٰت ذوالعرش یلقی الروح من امرہ علٰی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق۔ یہان بھی روح سے مراد کلام الٰہی ہے

(۳) پھر سورۂ شوریٰ پارہ ۲۵ مین وکذٰلک اوحینا الیک روحًا من امرنا۔ یہان بھی رُوح سے مراد کلام الٰہی ہے۔

حضرت مسیح کے حق مین ایدناہ بروح القدس جو آیا ہے اس سے مراد بھی صریحًا کلام الٰہی ہی ہے ایک اور دلیل اس بات کی کہ یہان رُوح سے مراد کلام الٰہی ہے یہ ہے کہ اس سے پہلے تین آیت قرآن مجید کا ذکر ہے کہ وننزل من القرآن ما ھو شفاء فرمایا اور پھر اس کے بعد بھی قل لئن اجتمعت الانس والجن میں قرآن مجید ہی کا ذکر ہے۔ جس سے صاف کھل گیا یہان رُوح سے مراد کلام الٰہی ہی ہے پھر دیکھو اوحینا الیک بھی ساتھ ہی فرمایا۔

اوتیتم من العلم الا قلیلاً۔ تنبیہاً فرمایا کہ تم بڑے ہی بیوقوف ہو کہ کیا تم کلام الٰہی قرآن اور دوسرے کلامون میں جنمیں احادیث رسُول بھی شامل ہیں۔ بین فرق نہیں پاتے۔ یہ بہت ہی بے ادبی کا کلمہ ہے کہ صحابہ کو بے علم کہا جاوے کہ تم رُوح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔ عام کو کمینے و لاعلامہ کہا جاوے۔ تفاسیر میں یہ بات نہیں۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن۔ اس بات پر بہت مباحثہ ہُوا کہ مثل کس بات میں ہو میرے خیال میں مثل میں کوئی قید نہیں جس بات میں چاہیں مقابلہ کر لیں یہ بات صحیح ہے کہ مفتریات آیات جو پیش کریگا اللہ تعالےٰ اُسے ہلاک کر دیگا۔ اگر وہ ان کو منجانب اللہ بتائے۔

حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا ۔ ۹ چیزین انہون نے مانگی ہیں بدقسمتی سے لوگون نے سمجھا ہے کہ یہ باتین پوری نہیں ہوئین۔ اسی طرح طرح کی بدگمانیان کی ہیں ذرا بھی تدبر کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ یہ باتین بطور سوال صحیح پیش ہوئین۔ پارۂ اول میں ہے۔ ان لھم جنٰت۔ یعنی مومن کے لئے جنات ہونگے جنمین کھجور انگور سب آگئے۔ اسی میں آیا ہے تجری من تحتھا الانھار۔ پھر خدا نے ہی فرمایا ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملٰئکۃ

پھر ایک جگہ فرمایا ہے۔ متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق وجنی الجنتین دان پھر فرمایا ہے۔ فیھن قٰصرٰت الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولاجان۔ اور فرمایا فیھن خیرٰت حسان پھر سورۂ واقعہ میں ارشاد کیا یطوف علیھم ولدان مخلدون۔ غرض جب قرآن مجید میں ایسے تمام وعدے تھے۔ تو پھر اگر انہون نے ایسا مطالبہ کیا تو اُنہیں جو کیا جواب دیکھو کیسا صحیح ہے۔ کہدے تُو کہدے میرا رب پاک ہے اس نے جھوٹے وعدے نہیں کئے ضرور ایسا ہو گا مگر میں بشر رسول ہون۔ چنانچہ جب صحابہ نے عراق عجم۔ شام۔ عدن فتح کیا تو صحابہ کے قبضہ میں بادشاہون کے گھر آئے انکی بیٹیان بھی نکاح میں آگئین۔ گھر بھی سونے چاندی کے تھے باغات بھی تھے بلکہ مدینہ میں بھی نہرین آئین خدا کا ان پر عذاب بھی آیا۔ ملائکہ بھی نصرت کو آئے آپ کو معراج بھی ہُوا۔ قرآن ایسی کتاب بھی ملی۔ غرض سب کچھ ہُوا۔ مگر یہ سب کچھ پورا ہُوا۔ اسی طرح جس طرح بشر رسُولون کی پیشگوئیان پوری ہوتی ہیں۔

(مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۰ء رکوع ۱۱)

لو کان فی الارض ملٰئکۃ۔ اس سے ظاہر ہے کہ واعظ بھی اگر ہو تو اس قوم کے رسم ورواج عادات حالات زبان سے خوب واقف ہو۔ مطمئنین میں ایک نکتہ ہے کہ کسی قوم میں جو تفرقہ

فساد پڑ رہا ہے تو پہلے ان کو کوئی کیا سمجھائیگا اور وہ کیا سمجھیں گے چنانچہ مکہ کی نسبت خود فرمایا۔ قریۃ اٰمنۃ مطمئنۃ۔ عرب کی اصلاح کے لئے اس وقت رسُول کو مبعوث فرمایا جب وہ اطمینان کی زندگی بسر کر رہے تھے اسی اصول پر رسول اللہ صلعم علیہ وسلم چنانچہ جب کسی کو دیکھا کہ وہ اطمینان میں خلل انداز ہے تو اس کو جلاوطن کر دیا میرے نزدیک۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ خدا شریر برانگیز و۔ خدا تعالیٰ کوئی شر نہیں اُٹھاتا۔ آدمی خود ایسا کرتے ہیں۔ سوال۔ ہاروت ماروت بنی اسرائیل کی طرف آئے اس وقت وہ بنی اسرائیل غیر مطمئن تھے۔ جواب میں فرمایا دیکھو انگریز بڑے تجربہ کار ہیں بیس برس کسی کو دائم الحبس رکھ کر اس سے مطمئن ہو جاتے ہیں پس بنی اسرائیل جب بابل میں قید ہو کر گئے تھے تو اس کے ستر برس بعد ہاروت ماروت کا نزول ہوا اتنی مدت میں وہ یہود جو اصل مجرم تھے وہ بہت سیدھے ہو چکے تھے اور انمین کسی قسم کا جوش خروش باقی نہ رہا تھا بلکہ ایک نئی نسل تھی۔ دوسرا سوال کہ ہاروت ماروت ملک آدمیون میں آئے۔ جواب میں فرمایا یہ غلط ہے۔ غور کرو۔ جمادات میں بھی ایک نہ ایک ایسا ہوتا ہے جو قریب بہ نباتات ہوتا ہے جیسے مونگا (مرجان) جو جمادات میں ہے اُسے بعض فلاسفر نباتات میں کہتے ہیں بعض کہتے ہیں ہے تو جمادات میں سے مگر قریب بہ نباتات ہو اسی طرح حیوانات میں مراتب ہیں مثلاً بندر و انسان کے درمیان کا مرتبہ کہ وہ نہ حیوان ہے نہ انسان چنانچہ ذلیل ترین کو کالانعام بل ہم اضل فرمایا اسی طرح آخری درجہ جو انسانون کا ہو وہ ملائکہ سے بہت ہی قریبی تعلقات رکھتا ہو انبیاء جو ہوتے ہیں وہ کبھی ملکیت کے رنگ میں آجاتے ہیں اور کبھی انسانیت کے رنگ میں مگر یہان تو کل قوم کا ذکر ہو کہ تمام قوم ملائکہ ہو پھر ملک رسول آویگا چونکہ ایک خاص شخص نبی ہی ملائکہ سے بہت قریب ہوتا ہے اس لئے اسی پر ملک کا نزول ہوتا ہو اسی لئے یعلمون الناس فرمایا تثنیہ کا صیغہ نہیں فرمایا۔

کفٰی باللہ شھیدًا۔ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت میری صداقت کا فیصلہ کریگی چنانچہ آخر آپ کی اُمت مظفر و منصور ہوئی جس سے ثابت ہُوا کہ آپ ہی حق پر تھے۔

ومن یھد اللہ فھو المھتد۔ فرماتا ہے کہ بیشک تیری قوم میں کچھ آدمی تصنیف کرتے ہیں اور اپنی طرف سے ہادی بنتے ہیں۔ مگر ہدایت اصلی وہی ہے جو خدا کیطرف سے ہو۔ اسی واسطے میں برہمو سماج بہت خطرے میں رہتا ہون کیونکہ وہ تمام انبیاء کو مفتری اور دروغ مصلحت آمیز کا پیرو سمجھتے ہیں اور ہدایت کی کتابیں خود وضع کرتے ہیں جو مفید اور بابرکت نہیں ہو سکتیں۔ بہت لوگ تنہائی میں رہتے ہیں ریاضتیں کرتے ہیں مجاہدہ میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اس پر ثمرات بھی مرتب ہوتے ہیں مگر سچی اور بااُمن راہ ومثمر برکات وہی راہ ہو۔ جو خدا سمجھائے

عمیًا وبکمًا وصمًا اس پر اعتراض ہو سکتا ہو کہ قرآن شریف میں (۱) فرای المجرمون النار (۲) دعوا ھنالک ثبورًا (۳) اور سمعوا لھا تغیظًا بھی آیا ہو جس سے دوزخیون کا دیکھنا بولنا سننا ثابت ہو حضرت ابن عباس نے اس سوال کا جواب دیا ہو کہ (۱) لا یسمعون ما یسرھم (۲) لا ینطقون بحجتھم (۳) لا یرون ما یسرھم یعنی ایسی چیز نہ سُنین گے یا نہ دیکھین گے جو ان کو خوش کرے اور نہ کوئی اپنی دلیل دے سکین گے۔

(مورخہ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۱۰ء لغایت رکوع ۱۱ و رکوع ۱۲)

بتسع اٰیٰت۔ ان نو نشانون کے بیان میں لوگون نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں نو احکام تھے بعض کہتے ہیں کہ نو نشان تھے۔ دونون قسم کے نشان بیان کرتا ہون (۱) عصا (۲) ید بیضا (۳) طوفان (۴) ٹڈی دل (۵) چچڑیان (۶) مینڈکیان (۷) خون کا مرض (۸) قحط پڑا (۹) مویشی مر گئے۔ احکام یہ ہیں۔ (۱) شرک نہ کرو (۲) چوری نہ کرو (۳) زنا نہ کرو (۴) بیوجہ قتل نہ کرو (۵) کسی نیک عورت کو تہمت مت دو (۶) جنگ میں مت بھاگو (۷) ...

مثبورًا = (۱) محبوس (۲) ملعون چونکہ حضرت موسیٰ کو نرمی سے کلام کرنے کا ارشاد تھا اس نے بھی شاید فرعون سے محبوس کہا۔ لفیفًا۔ سب کو ایک جگہ اکٹھا کر دینگے۔

وما ارسلنٰک الا مبشرًا ونذیرًا یعنی جس طرح فرعونیون اور موسیٰ کا معاملہ تھا اسی طرح اے نبی آپکا اور آپکے دشمنون کا ہوگا۔ یخرون للاذقان۔ مراد ہو مُنہ کے بل گر جانا یہ عربی کا طرز ہے جزو کو بول کر کل مراد لیتا۔ ویزیدھم خشوعًا ۔ وتری الارض خاشعۃ یعنی زمین میں پھیلانا۔ سبزی کا رنگ